اہل بدعت کا تعارف اور علمی محاسبہ

از افادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

چیئرمین: احناف ٹرسٹ

www.ahnafmedia.com

اہل بدعت کا تعارف اور علمی محاسبہ

از افادات: متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تعارف بریلویت:

اس فتنہ کا بانی **مولوی احمد رضا خان بریلوی** ہے۔ یہ 1856ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی عادات عجیبہ وغریبہ تھیں۔ مثلاً

1: 4 سال یا 5 سال کی عمر میں اور بعضوں نے 6 سال بھی لکھا ہے طوائف کو دیکھ کر کرتا آگے سے اٹھا دیتے تھے اور حالت یہ ہوتی تھی کہ صرف کرتا بدن پر ہوتا تھا، شلوار یا پائجامہ نہیں ہوتا تھا۔

2: یہ حضرت خود بھی فرماتے ہیں کہ "میرا کوئی استاذ نہیں۔" (سیرت امام احمد رضا ص12)

3: انہوں نے خود ہی مطالعہ فرمایا اور نئے نئے عقائد تراشے اور ایک علیحدہ مکتبہ فکر کی بنیاد ڈالی۔ قاری احمد پیلی بھیتی صاحب "سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی" (ص8) میں لکھتے ہیں: مولانا رضا خان نے پچاس سال مسلسل محنت فرمائی یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے؛ بریلوی اور دیوبندی۔ چونکہ ان کا خاندان شیعہ کے زیر اثر رہا ہے اسلیئے جو عقائد و نظریات بریلویت کے نام پر تراشے وہ شیعہ حضرات کے ہیں۔"

بہر حال انہوں نے مختلف کتب لکھی ہیں جن میں فتاویٰ رضویہ، احکام شریعت، عرفان شریعت، کنز الایمان ترجمہ قرآن وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ملفوظات پر مشتمل بھی ایک کتاب ہے جسے "ملفوظات اعلیٰ حضرت" کہتے ہیں۔

ان کے دو بیٹے تھے: جناب مولوی حامد رضا خان اور مولوی مصطفی رضا خان

خان صاحب کے مشہور شاگرد:

ان کے مشہور شاگرد یہ تھے: مولوی نعیم مراد آبادی، مولوی حشمت علی اور مولوی امجد علی

ساری زندگی فاضل بریلوی انگریزی حکومت کے خلاف چلنے سے ڈرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد بریلویوں نے اپنی ناک رکھنے کی خاطر **مولوی نعیم الدین مراد آبادی** کو کھڑا کیا جنھوں نے پاکستان بننے سے کچھ پہلے پاکستان کی بات شروع کی۔ کیونکہ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب پاکستان تو بن ہی جائیگا اور ہم اگر نہ چلے تو بدنام ہو جائیں گے۔

مولوی حشمت علی ساری زندگی مولوی احمد رضا کے تکفیری فلسفے کو عام کرتے رہے کہ دنیا میں صرف بریلوی مسلمان ہیں، باقی سب کافر ہیں۔

پاکستان میں بریلوت کیسے آئی:

مولوی احمد رضا صاحب کی ایک یادگار مدرسہ "منظر اسلام" سے مندرجہ ذیل افراد پڑھے:

1: مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی

2: مولوی سردار احمد فیصل آبادی

3: پیر محمد کرم شاہ بھیروی

4: ابو النور بشیر احمد کوٹلی لوھاراں

5: ابو البرکات قادری بن مولوی دیدار علی اَلْوَرِی جو کہ احمد رضا خان کے فیض یافتہ تھے۔

ان کے دیگر کچھ اور مشہور افراد بھی ہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ منظرُ الاسلام سے مستفیض ہیں، مثلا:

1: ابو الحسنات محمد احمد قادری لاہوری

2: مولوی محمد عمر اچھروی لاہوری

3: اقتدار احمد خان نعیمی صاحب گجراتی

4: مفتی محمد امین صاحب فیصل آبادی

5: سید محمود رضوی لاہوری

6: غلام رسول رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

7: مولوی غلام رسول سعیدی کراچی

8: مولوی سعید اسعد صاحب فیصل آبادی

9: مولوی شوکت سیالوی خانیوال

10: مولوی اشرف سیالوی سرگودھا

11: مولوی عبد الرزاق بھرتالوی

12: مولوی محمد حنیف قریشی راولپنڈی

13: مولوی اشرف آصف جلال لاہور

14: مولوی احمد سعید کاظمی ملتان

15: حامد سعید کاظمی ملتان

16: مفتی غلام سرور قادری لاہور

17: مولوی فیض احمد اویسی بہاولپور

18: مولوی محمد یار فریدی رحیم یار خان

19: مولوی عبد المجید خان سعیدی

20: شاہ احمد نورانی کراچی

القصہ یہ اور ان کے علاوہ بہت سے ان کے اکابر واصاغر رات دن لوگوں کو امت مسلمہ سے کاٹ کر فرقے بنانے کے درپے ہیں۔ مزید تفصیل درکار ہو تو اس کتب کو دیکھیے؛ مطالعہ بریلویت، فرقہ بریلویت، رضاخانی مذہب، ہدیہ بریلویت

ان کے مختصر افکار کچھ یوں ہیں:

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیلئے یوں لکھا ہے	اپنے امام احمد رضا خان کیلئے یو ں لکھا ہے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے فاضل بریلوی یوں لکھتے ہیں: "عزت بعد ذلت کے لاکھوں سلام" (حدائق بخشش حصہ دوم ص140)	جلیل القدر فقیہ (امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر ص ۴۴) اس کو [احمد رضا] دیکھ صحابہ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا۔ (وصایا شریف طبع اول ص24)
جبرئیل علیہ السلام من وجہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے استاذ ہیں۔ (دس عقیدے ص23) حضرت آدم کو پیدا کیا اور سارے نوریوں کا یوں انہیں خلیفہ بنایا اور پیدا فرماتے ہی انہیں تمام ناموں کا علم دیا اور وہ فرشتے اور ابلیس جو لاکھوں	فاضل بریلوی تلمیذ رحمن تھے۔(الامن والعلی ص21 اکبر بک سیلرز)

برس سے تھے انہیں اُس نئی مخلوق کا استاذ بنایا۔ (نئی تقریریں ص104 و معلم التقریر ص95)	
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف رائے کفر نہیں۔ (نور العرفان: ص766 نعیمی کتب خانہ گجرات)	جو اعلی حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ (الصوم الہندیہ ص138، انوار شریعت ج1 ص160، فتاوی صدر الافاضل ص134)
انبیاء کرام سے کبیرہ گناہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے ہو سکتا ہے نہ اس کے بعد، ہاں خطا نسیانا صادر ہو سکتے۔ (جاء الحق ص427)	فاضل بریلوی کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ نقط برابر خطا کرے خدا نے اسے ناممکن بنادیا ()
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یوں لکھا ہے: "رأس الموحدین" (الامن والعلی ص223)	موحد کا لفظ وھابیوں کا شعار ہے اپنے اوپر اطلاق نہ کرے موحد کہلانا بدعت ہے۔ (فتاوی اولیہ ج1 ص36)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین کو مقدس کہنا جائز نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ((تفسیر نعیمی ج16 ص465،464)	فاضل بریلوی کی جوتی کے متعلق یوں لکھا ہے جادوگر اس نعل مقدس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکا، (تجلیات امام احمد رضا ص76)
جب کبھی حضور علیہ السلام کسی سے بے توجہی فرمالیتے ہیں تو وہ بدبخت بنتا ہے اور گناہ کرتا ہے حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہونا اس سبب سے ہوا کہ توجہ محبوب علیہ السلام کی کچھ ہٹ گئی تھی۔ (شان حبیب الرحمان ص146) آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔ (نور العرفان ص343 نعیمی کتب خانہ گجرات)	زہد تقوی کا نمونہ اتباع شریعت وپرہیزگاری میں اپنی مثال خود آپ (امام احمد رضا خان ایک مظلوم مفکر ص43)
درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے۔ (تفسیر نعیمی ج16 ص110)	اللھم صلی وسلم وبارک علیہ وعلیہم وعلی المولی الھمام امام اھل السنۃ مجدد الشریعۃ العاطرۃ موید الملۃ الطاہرۃ حضرت الشیخ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ بالرّضا السرمدی۔ (شجرہ طیبہ رضویہ ص13)
جناب رسالت مآب صورت بشریٰ میں ظاہرا کافروں کے ہم شکل تھے۔ (فیصلہ بشریت ص11)	احمد رضا کے متعلق یوں لکھا ہے چہرہ انور سے حسن مصطفے کی جھلک نظر آتی تھی۔ (دو عظیم رھنما ص219)
بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دیا گیا۔ ()	شیطان کو علم غیب دیا گیا۔ (نور العرفان ص751)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہے ()	شیطان ہر جگہ حاضر وناظر ہے۔ (نور العرفان ص184)

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک ناپاک مجالس مذھبی وغیر مذھبی میں حاضر ھونا حضور علیہ السلام کا دعوی نہیں کرتے بلکہ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفر وغیر کفر میں پایا جاتا ہے۔ (انوار ساطعہ ص359)	

بریلویت اور اہل سنت کے اختلاف کا ایک اور طرز:

بریلویت اور اہل سنت کے اختلاف کا ایک طرز یہ بھی ہے کہ بریلوی حضرات کو آپ اس عنوان سے بھی دیکھئے کہ کس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں؟

اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا میں کچھ نہ ہوتا۔ (اسرار احکام:ص ۹۴) اگر شیطان نہ ہوتا تو دین و دنیا میں کچھ نہ ہوتا۔ (تفسیر نعیمی:ج1ص248)	ہم کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے لولاک لما خلقت الافلاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ کرتا۔
نبوت اعمال پر ہوتی تو شیطان کو ملتی۔ (تفسیر نعیمی ج1ص276 مکتبہ اسلامیہ لاہور)	نبوت تو خدا کی دین ہے جو اس نے انبیاء کرام کو دی اس بریلوی فکر سے معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان کے اعمال انبیاء کرام سے زیادہ ہیں۔ العیاذ باللہ جو کہ ہمارے نزدیک قطعاغلط ہے۔
وہ فرشتے اور ابلیس جو لاکھوں برس سے تھے انہیں اس نئی مخلوق (سیدنا آدم علیہ السلام) کا استاذ بنایا۔ (معلم التقریر ص95)	ہم کہتے ہیں کہ انبیاء کرام کا استاذ خدا خود ہوتا ہے۔
ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہر گز وسیع تر نہیں۔ (خالص الاعتقاد ص6) یعنی شیطان کا علم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تو ہے مگر بہت زیادہ نہیں۔	ہم کہتے ہیں انبیاء کرام علیہم اسلام کا علم مبارک ساری کائنات سے زیادہ ہے اور نبی پاک علیہ اسلام کا علم مبارک تو علوم انبیاء کرام سے بھی زیادہ ہے۔
شیطان رئیس الموحدین۔ (ابلیس تادیوبند ص16)	ہم کہتے ہیں کہ آپ علیہ السلام ھی موحدین کے سردار ہیں۔
شیطان اپنے لئے کذب کو پسند نہیں کرتا۔ (احکام شریعت ص135)	ہم کہتے ہیں پرلے درجے کا کذاب ہے جس نے ہمارے ابا حضور واماں جی سیدنا آدم علیہ اسلام اور حوا علیہا السلام کو جھوٹ بول کر پھسلایا تھا۔
شیطان اپنی آواز حضور کی آواز کے مشابہ کر سکتا ہے۔ (مواعظ نعیمیہ ص141)	ہمارا عقیدہ ہے نہ سرکار کی ذات کی مثل ہے نہ ہی بات کی مثل ہے۔
خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے کہ اس پر گندگی وغیرہ رھتی ہے سب سے نیچی ہے اس میں سکون ہے اضطراب نہیں اسی پر گناہ وغیرہ بھی ہوتے ہیں تو چاہیے تو یہ تھا کہ اس ادنی چیز سے ادنی چیز پیدا ہو مگر ھماری قدرت تو دیکھو ایسی ادنی مخلوق سے اشرف المخلوق حضرت انسان کو پیدا	آپ علیہ السلام کو جنت الفردوس کی مٹی سے پیدا فرمایا

کیا۔اسی پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بسایا اسی سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔	
آپ علیہ السلام نے بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔ (نور العرفان ص799 نعیمی کتب خانہ)	آپ ہمیشہ حلال وطیب غذائیں تناول فرماتے تھے۔
سیدہ عائشہ جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی دوسرا کہے تو گردن ماری جائے (ملفوظات ص286)	سیدہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت واعزت حترام کرنے والی تھیں۔
جنتی لوگوں کے دلوں میں کینہ وغیرہ تھا وہ یہاں جنت میں دور کر دیا جائے گا جیسے سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ (نور العرفان ص318 نعیمی کتب خانہ)	ان کے قلوب کینہ وغیرہ سے پاک تھے۔
وہ تمام چیزیں جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھیں مثلاً ریلوے، موٹر کار ،ٹیلی فون، ریڈیو، ہوائی جہاز، ٹی وی وغیرہ یہ سب چیزیں ان سیدنا آدم علیہ السلام کو دکھا کر ان کے نام اور بنانے کی ترکیبیں اور ان کے سارے حالات بتائے گئے۔ (تفسیر نعیمی ج1 ص272 کتب خانہ نعیمی لاہور)	جو چیزیں انبیاء کی شان کے لائق نہیں ہم تسلیم نہیں کرتے۔
موسی علیہ السلام اپنے مقصد میں ناکام رہے (مقیاس حنفیت ص 211) سیدنا آدم صرف ایک ہی دفعہ ناکام ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج16 ص925) سیدنا عیسی علیہ السلام پہلی آمد میں ناکامیاب رہے۔ (انوار شریعت ج2 ص55)	کوئی نبی علیہ السلام بھی ناکام نہیں ہوا۔
نبی پاک علیہ السلام کو فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔ (عرفان شریعت ص40)	بلاشبہ آپ علیہ السلام سارے جہاں کا فخر ہیں۔
خدا تعالی کو ہر جگہ موجود ماننا بے دینی ہے۔ (جاء الحق ص163)	اللہ تعالی ہر جگہ جیسے اسکی شان کے لائق ہے موجود ہے۔
احمد رضا کے متعلق یوں لکھا گیا "سید ولد آدم سید الانس والجان ہیں"۔ (فتاوی رضویہ ج17 ص177)	یہ شان مبارک آپ کی ہے۔
فاضل بریلوی ہمیشہ بشکل نام اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سویا کرتے اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھتے پاؤں سمیٹ لیتے جس سے سر میم کہنیاں ح کمر میم پاؤں دال بن کر گویا نام پاک محمد کا نقشہ بن جاتا۔ (سیرت امام احمد رضا ص45)	العیاذ باللہ
اس طرح سونے کا فائدہ یہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے رات بھر اس نام مبارک کے گرد درود شریف پڑھتے ہیں۔ (سیرت امام احمد رضا ص45)	70ہزار فرشتے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں نہ کہ ادھر۔
سیدنا یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے ساتھ زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری پایا آپ نے ان کے ساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔ اس بند ڈبیا کی چابی اپنے تروتازہ یاقوت رنگ شرمگاہ کو بنایا اس ڈبیا کا	العیاذ باللہ

قفل کھولا اور اس میں مادہ تولید والا گوہر داخل کیا۔(تحقیق ص22،21)	
ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اسکی بالکل یہ نئی بات دیکھ کر کہا تیرا کام تو نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید رب العزت تعالی میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے	ہم کہتے ہیں یہ کہنا کہ شیطان توبہ تائب ہو گیا اور نمازی ہے غلط ہے۔
جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر بک رہا ہے۔(تفسیر نعیمی ج7ص562)	نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر کل بروز قیامت مجھے اور میرے بھائی عیسی علیہ السلام کو خدا دوزخ میں ڈالے دے تو بھی عدل ہے۔ (فوائد الفواد: مجلس نمبر13)
جو لفظ مخلوق کیلئے مستعمل ہو اسے اللہ تعالیٰ پر استعمال کرنا کفر ہے، مثلاً حاضر و ناظر۔(فتاوی اولیہ ج1ص30)	ان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعلمون (ترمذی ج2ص42،ابن ماجہ ص288،مشکوۃ ج2ص427)
رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتوی کفر ارشاد فرمایا ہے۔ (مقیاس حنفیت ص43)	ابو رافع یہودی اور روسید نصرانی نے کہا آپ چاہتے ہیں یا محمد ہم آپ کی عبادت کریں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں۔(خزائن العرفان پارہ نمبر3 آیت نمبر79 حاشیہ نمبر150)
یہ ترجمہ کرنا بھی غلط ہے اور اس سورۃ بلد کے استفہام کی لذت بھی مسخ ہو گئی۔(انوار کنز الایمان ص574)	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدین کی تفسیر فرمائی کہ یہ دو راستے ہیں خیر اور شر کا راستہ۔(ابن کثیر)
امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرے مرتد ٹھہرے جو انکو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔(کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے: ص22)	لا یزال اھل العرب ظاھر علی الحق حتی تقوم الساعۃ (مسلم،انوار شریعت ج2ص26)

دو طبقوں کی رہنمائی دین میں مطلوب ہے:

دو طبقے وہ ہیں جنکی دین میں ہر لمحہ ہمیں رہنمائی چاہئے تاکہ ہم صحیح صحیح دین پر عمل کریں:

نمبر1: فقہاء　　نمبر2:صوفیاء

یہ بریلوی فقہاء کے بھی دشمن اور صوفیاء کے بھی،مثال کے طور پر ہم فقہاء کے سرخیل امام اعظم رحمہ اللہ اور صوفیاء کے سرخیل قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کو لاتے ہیں:

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے افکار	بریلوی افکار
اصل التوحید وما یصح الاعتقاد یجب ان یقول آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔(الفقہ الاکبر سطر نمبر1)	تقریباً آٹھ لفظ خالصۃ وہابیوں کی ایجاد ہیں۔توحید،موحد الخ (فتاوی نعیمیہ ج5ص296)
الانبیاء علیہ السلام کلھم منزھون عن الصغائر والکبائر والکفر والقبائح۔(الفقہ الاکبر) امام ابو شکور سالمی فرماتے ہیں اگر ہم گناہ کبیرہ کو جائز قرار دیں تو ان سے کفر بھی جائز ہو گا۔(تمہید ابو شکور سالمی ص167)	انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیاناً خطاء صادر ہو سکتے ہیں۔ان سے گناہ صادر ہو سکتے ہیں۔(جاء الحق ص427)
المؤمن یدخل الجنۃ بالایمان ویعذب فی النار بالاحداث	افعال تعظیم و محبت میں ہمیشہ مسلمانوں کیلئے راہ احداث کشادہ ہے۔

(الامالی علی الفقہ الاکبر فصل نمبر 14)	(فتاوی افریقہ ص102)
لو صار محتاجا الی الجلوس والقرار فقبل خلق العرش این کان اللہ تعالی فھو منزہ عن ذالك عتوا کبیرا (کتاب التوحید فصل نمبر 3)	رحمان جس نے عرش پر قرار پکڑا۔(رسائل اویسیہ ج3ص18) ہمارا ایک پرودگار ہے جو اپنے عرش پر متمکن ہے۔ (جمال کرم ج2ص253)
شفاعة محمد حق (کتاب الوصیۃ فصل نمبر 12)	بریلوی عقیدہ مختار کل یہ شفاعت محمدی کا انکار نظر آتا ہے۔
حضرت امام اعظمؒ نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں مگر بشروں جیسے نہیں۔ (تذکرہ بگویہ ج1ص496)	ان کو بشر ماننا ایمان نہیں۔(تفسیر نعیمی ج1ص100) جو سب سے پہلے بشر (آدم) سے بھی پہلے ہو اسکو بشر ماننا یا کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔(انوار قمریہ ص94)

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور بریلویت:

شیخ عبد القادر جیلانی رحمة الله علیه	بریلوی افکار
یاحاضر اعندی یاعالما بی قریبا منی (الفتح الربانی مجلس نمبر 25) واذا قال سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك ۔اعلم انہ یخاطب من ھو سامع منہ مقبل علیہ ناظر الیہ۔ (غنیۃ الطالبین ج2ص192)	بریلوی نظریہ پیچھے حاضر وناظر خدا کو کہنے پر گذرا گیا۔
واسغفر لذنبك ای لذنب وجودك (سر الاسرار ص75) آپ اپنے گناہ کی معافی مانگیں	بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے؛سراسر عصمت رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے بغاوت وجہالت وشقاوت ہے نبی کی نبوت کا انکار وکفر ہے۔ (معرکہ الذنب ص20)
جن باتوں کا ذکر اس لفظ سے کیا گیا ہے وما ادراک اسکی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے اور جن کا ذکر اس لفظ وما یدریک سے کیا گیا ہے اسکی اطلاع آپکو نہیں دی گئی۔ (غنیۃ الطالبین ص358)	وہ کون بدبخت ہے جو قرآن کے خلاف کہے کہ حضور علیہ السلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا۔ (علم غیب کا ثبوت ص5)
مکرا من اللہ وامتحانا ۔(فتوح الغیب مقالہ نمبر 9)	اگر اللہ تعالی کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر وفریب تو کافر ہو گا۔(نجوم شہابیہ ص69مصدقہ 55علماء بریلویہ)
التوحید،التوحید،التوحید،یعنی توحید کو لازم پکڑو۔ (الفتح الربانی باب ذکر وفاتہ ص.....)	اس پر فتوی گذر چکا ہے۔
اگر وہ فرضا انبیاء کرام اور صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ عادل ہے یہ اسکی حجت بالغہ ہو گی ہم پر تو یہی واجب ہے کہ ہم کہیں کہ معاملہ وحکم سچا ہے اور ہم چوں چرا نہ کریں ایسا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے اگر ہو گا حق بجانب ہو گا اور سراپا انصاف ہو گا۔ یہ	جبکہ رضاخانی فتوی پیچھے گذر چکا اور مزید دیکھئے۔خدا تعالی سب جہنمیوں کو جنت میں بھیجنے پر قادر ہو تو کذب باری تعالی لازم آئیگا۔ (فہارس فتاوی رضویہ ص409) اس کے حاشیے میں یوں ہے اللہ تعالی کا جاہل ہونا بھی لازم آئیگا۔

ایسی بات ہو گی جو ہو گی نہیں ۔ (الفتح التربانی عربی اردو ص584 مجلس نمبر61)	

اس فرقہ کی مشہور کتابیں یہ ہیں:

ملفوظات اعلی حضرت ، احکام شریعت ، عرفان شریعت ، جاء الحق، رسائل نعیمیہ ، مواعظ نعیمیہ ، معلم التقریر ، تفسیر نعیمی ، نور العرفان ، خزائن العرفان ، مقیاس حنفیت ، مقالات کاظمی ، تفسیر ضیاء القرآن ، اوراق غم ، فتاوی رضویہ ، فتاوی بریلی شریف، فتاوی فیض الرسول ، وقار الفتاوی، تحقیقات اشرف سیالوی، تنبیہات، توضیحات، ارفع الدرجات، رسائل اویسیہ وغیرہا۔

اس فرقہ کے مطالعہ کیلئے مفید کتب:

اس فرقہ کے مطالعہ کیلئے درج ذیل کتب ضرور دیکھیں۔ فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، مطالعہ بریلویت مکمل، امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی کتب، مولانا سعید احمد قادری کی تمام کتب ۔

بریلویوں کے چند عقائد کا تذکرہ

اور ان کا علمی جائزہ

بریلویوں کا عقیدہ حاضر وناظر

چند تمہیدی باتیں:

1: چونکہ بریلوی کے اس عقیدے کا منکر کافر ہے اس لئے اس عقیدے پر دلائل قطعیہ یعنی ایسی نص جسکی دلالت قطعی ہو اور افادہ یقینی ہو اور ثبوت جزمی جیسے قرآن شریف کی آیت یا متواتر حدیث جو یقینی قطعی اور جزم روشن سے حکم کرتا ہو وہ پیش کی جائیگی۔ یا پھر اجماع امت جو قطعیت اور یقین کا فائدہ دے۔

2: بریلوی حضرات لکھ کر دیں گے کہ ہم اللہ کو حاضر وناظر مان کر یہ اپنے دل سے اقرار کرتے اگر ہم اس مسئلہ پر ہار گئے تو اہل سنت دیوبند کا مسلک قبول کریں گے۔

3: اگر پہلی شرط قبول نہیں تو پھر احناف کے عقائد پر کتب موجود ہیں جو کہ مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں یا نہیں پڑھائی جاتی ان عقائد کی کتب سے اپنا عقیدہ ثابت کر دیں۔

کیونکہ ہم حنفی ہیں اور ان اہل بدعت حضرات کو حنفی ہونے کا دعوی ہے اور احناف کے مختلف فیہ مسائل کا حل تو آسانی سے ممکن ہے۔

مذکورہ شرائط کی وجہ:

1: شرط کی وجہ تو یہ ہے کہ بریلوی حضرات کے نزدیک اس عقیدے کا منکر کافر ہے۔

☆مولوی عمر اچھروی لکھتا ہے: جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کے منکر ہیں ان کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں۔ (مقیاس حنفیت ص268)

☆فیض احمد اویسی لکھتا ہے: حضور علیہ السلام کے حاضر وناظر ہونے کا انکار وہی کریگا جو یا تو اپنے آپ کو مؤمن نہ جانے یا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہ سمجھے۔ (صحابہ کرام کا عقیدہ: ص8)

☆خواجہ قمر الدین سیالوی کہتے ہیں: شیخین کا گستاخ اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر ہونے کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے جس سے نکاح نہیں رہتا۔ لہذا جس فعل کا تعلق عقیدے سے ہو اور اہل السنۃ کے

خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے العیاذ باللہ اس کا قتل واجب ہے۔(انوار قمریہ ص107)

جب یہ عقیدہ کفر و ایمان کا ہے تو پھر دلائل قطعیہ یقینیہ پیش ہوں جیسے قرآن کی آیت جو قطعی الدلالت ہو یا حدیث متواتر وہ بھی ایسی ہی ہو۔

2: شرط کی وجہ یہ ہے فاضل بریلوی سے سوال ہوا کہ مناظرہ میں یہ شرط کرنا کہ جو مغلوب ہو غالب کا مذہب اختیار کرلے کیسا ہے؟

ارشاد؛ حرام ہے اور اگر دل میں یہ ہے کہ دوسرا غالب ہو گا تو وہ شخص اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا تو یہ کفر ہے۔(ملفوظات ص388)

اس لیے اس شرط کو مناظرے میں لازمی لایا جائے۔

اسی شرط میں خدا کیلئے "حاضر و ناظر" کا لفظ بھی لایا گیا ہے۔ بریلوی اگر اس لفظ کو قبول کرلیں تو وہ فتوے جو خدا کو حاضر و ناظر کہنے پر بریلوی علماء نے دیئے ہیں مثلاً:

(1): جو لفظ مخلوق کیلئے مستعمل ہو اسے اللہ پر استعمال کرنا کفر ہے مثلاً حاضر و ناظر۔(فتاوی اویسیہ ج1ص30)

(2): یہ خالص جہالت ہے کہ جو حاضر و ناظر کو اللہ کی ذات کے ساتھ لگاتے ہیں۔(تفسیر الحسنات ج6ص6)

(3): صاحب در مختار نے بعض فقہاء کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کو حاضر و ناظر کہنا کفر ہے۔(رسائل میلاد حبیب ص244)

(4): ان دونوں اسماء کو ذات الہی کی طرف منسوب کرنا شریعت مطہرہ پر جرأت کرنا اور اپنے دل سے اسماء صفاتیہ میں اضافہ کرنا ہے۔
(فتاوی یورپ ص98)

(5): اویسی صاحب لکھتے ہیں صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یا حاضر و یا ناظر کہنا کفر نہیں، ظاہر ہے کہ نفی کفر مستلزم جواز نہیں اس لئے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ۔ (ندائے یارسول اللہ ص35)

یہ سب فتوے رضاخانیوں پر لگادیں اور اگر اس شرط سے منکر ہو جائیں تو یہ حوالے ان پر فٹ کردیں۔

(1)۔ جو اللہ تعالی کو حاظر و ناظر نہ سمجھے وہ کافر ہے۔(احوال و تعلیمات شبیہہ شیر ربانی ص178)

(2)۔ مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالی کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہو یا نہیں اگر نہیں تو یہ صریح کفر ہے۔(تنویر الخواطر ص71،70)

اب آیئے اصل موضوع کی طرف:

بریلوی حضرات کا دعوی

عالم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور دور، قریب کی آوازیں سنے۔(جاء الحق ص138)

اسی کو بریلوی ہر جگہ حاضر و ناظر کا نام دیتے ہیں۔

تنقیح دعوی:

1): یہی بات بریلوی شیطان کیلئے بھی تسلیم کرتے ہیں۔

☆ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں: ابلیس کی نظر تمام جہاں پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ارادوں بلکہ دل کے خطرات سے بھی خبردار ہے کہ نیک ارادے سے باز رکھتا ہے اور برے ارادے کی حمایت کرتا ہے۔(تفسیر نعیمی ج3ص114 آیت نمبر268)

☆ فاضل بریلوی لکھتے ہیں: جو صفت غیر مسلم کیلئے ہو سکتی ہے مسلم کیلئے کمال نہیں۔(ملفوظات اعلی حضرت ص378 مشتاق بک کارنر)

تو بریلویوں نے خود ہی اس مسئلہ حاضر و ناظر کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال بنا کر خود ہی اس کا انکار کردیا۔ جیسا کہ مولوی اللہ دتہ لکھتا ہے باقی رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا اور نہ ماننا سو اے۔ برخوردار تم یہ سوچو کہ اگر کوئی کسی فرد کے کمال کا انکار کرے تو اس کے انکار سے موصوف کی شان میں کوئی فرق تو نہیں آئیگا لیکن منکر کا انکار موصوف کیلئے باعث اذیت ضرور ہو گا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت

دینادردناک عذاب کا مستحق بنادیتا ہے۔(بھیڑ نما بھیڑے ص14)

☆القصہ کمال بھی تم نے مانا پھر یہی وصف شیطان کیلئے بھی مان کر خود ہی کمال کا انکار کر دیا اور یہ انکار کر کے اذیت سرکات طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی تم مرتکب ٹھہرے جس سے بقول تمھارے آدمی مسلمان نہیں رہتا کافر ہو جاتا ہے۔

(غازی ممتاز حسین قادری ص201از حنیف قریشی)

2): بلکہ اس کمال کو بریلوی شیطان میں زیادہ مانتے ہیں کیونکہ احمد رضا خان کی مصدقہ کتاب "انوار ساطعہ" میں ہے: تماشا یہ ہے کہ اصحابِ محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک وناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ کا دعوی نہیں کرتے۔ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا۔اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔(انوار ساطعہ ص359)

اور بریلوی اصول ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے۔(الحق المبین ص70)

3): بریلوی حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر خدا کی طرح مانتے ہیں۔

☆نمازی جس طرح اللہ تعالی کو حاضر وناظر جانے اسی طرح محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو۔(تفسیر نعیمی ج1ص58فاتحہ نمبر4)

☆جس طرح انسان حق سبحانہ وتعالی کو ہر حالت میں ظاہری وباطنی طور پر واقف جانتا اور مانتا ہے اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ظاہری وباطنی طور پر حاضر وناظر جانے۔(حق پر کون ص70)

جبکہ بریلویوں نے ہی اس عقیدہ کو بھی کفریہ قرار دیا ہے کہ بذاتہ ہر جگہ اور ہر مقام میں خداوند کریم کی مانند حاضر وناظر سمجھتا ہے اسکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔(انوار شریعت ج2ص243)

☆ بزازیہ میں جس حاضر وناظر ماننے کو کفر فرمایا جارہا ہے وہ حاضر وناظر ہونا ہے جو صفت الہیہ ہے۔(جاءالحق ص167)

☆ جو اللہ جل جلالہ کی طرح حاضر وناظر جانے پس اہل سنت کے نزدیک کافر ہے۔(انوار احناف ص200)

بریلوی حضرات یہ عقیدہ سمجھانے کیلئے گندی مثالیں لاتے ہیں:

1): حاضر وناظر کا مسئلہ سمجھنے کیلئے ٹی وی بہت معاون ہو سکتا ہے۔(تحفظ عقائد اہلسنت ص567)

2): ٹیلی ویژن میں غور کرنے سے نئے ذہنوں کیلئے یہ مسئلہ بآسانی واضح ہو جاتا ہے۔(صحابہ کرام کا عقیدہ حاضر وناظر ص13)

3): سوال: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر موجود ہوں یا سب کو دکھائی دیں؟

جواب: بھائی! اللہ تعالی سب کچھ کر سکتا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ایک آدمی اسلام آباد ٹی وی اسٹیشن پر بیٹھا خبریں سناتا ہے اور ہم اسے ٹی وی سیٹ پر دیکھتے ہیں۔(عقائد وعبادات ص19از صدیق ہزاروی)

جبکہ بریلوی اصول یہ بھی ہے کہ:

☆حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنا ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔(نور العرفان پارہ15آیت نمبر48ص345)

☆جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کو تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین وتنقص کے معنی نکلتے ہیں۔(الصوم الہند ص7)

اس عقیدہ کی وجہ سے **بریلوی حضرات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر وناظر سمجھتے ہیں مثلاً:**

☆ہر زمان ومکان میں حاضر وناظر ہیں۔(مقیاس مناظرہ ص204،رشد الایمان ص84)

☆آقائے دوجہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مقام حاضر وناظر ہو سکتے ہیں۔(حق پر کون ص73)

جبکہ اسے بھی بریلوی زعما شرک قرار دیتے ہیں:

☆کوئی اس تصور شیخ کو شرک تصور نہ کرے کیونکہ شرک تب ہوگا جب کوئی یہ خیال کرے کہ شیخ حاضر وناظر ہے کیونکہ حاضر وناظر ہونا اللہ کی

ذات ہے۔(السیف الصارم اکتوبر ص22،2011ء)

☆ قیام اگر اس طرح کیا جائے کہ اس میں شرک آجائے تو وہ ناجائز ہے ہر وقت ہر لمحہ ہر جگہ حاضر وناظر ہونا ہونا صرف رب العلمین ہی کی شان ہے۔(رسائل میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص567)

جب اس عقیدہ کی وجہ سے تم نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ مان لیا تو گندی جگہوں کا کیا بنا؟

جواب:[1]: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر تو ہیں اور اسکو جاننے والے بھی ہیں مگر آپ کی ذات کو ان مقامات متنفرہ کی طرف نسبت گستاخی ہے۔(مقیاس حنفیت ص279)

[2]: تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر جو کام کیے جائیں وہ بھی نگاہ مصطفےٰ علیہ السلام سے پوشیدہ نہیں۔(جاء الحق ص72)

[3]: زوجین کے جفت کے وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہوتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ آپ مثل کراما کاتبین اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔(مقیاس حنفیت ص282)

کوئی عام مسلمان بھی اس کو اپنے لیے بھی شایان شان نہیں سمجھتا چہ جائیکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے روا ہو۔

ہر جگہ حاضر وناظر کا عقیدہ فاضل بریلوی کا تو نہیں ہے۔بریلوی مفکر شہزاد مجددی صاحب لکھتے ہیں:

"منکرین کا الزام ہے امام احمد رضا محدث بریلی اور ان کے ماننے والوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے جو کہ امام احمد رضاخان محدث بریلی اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے۔"(بدعات صحابہ خلاف 100 فتوے ص40)

معلوم ہوا ہر جگہ حاضر وناظر آپ ہیں۔یہ عقیدہ احمد رضاخان کا نہیں تو بریلوی اصول یاد رکھیں جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

(الافاضل ص134 انوار شریعت ج1 ص14،الصوم الہندیہ ص138،فتاوی صدر)

تو اب جو بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر وناظر کہے گا وہ کافر ہو گا۔

بریلوی اپنے دعوے کی رو سے آپ علیہ السلام کو ہر جگہ حاضر وناظر تو مانتے ہیں ہر جگہ حاضر نہیں مانتے اس لئے لکھ کر دیں کیونکہ ایک جگہ سے ساری کائنات کو دیکھنا ناظر کا اثبات ہے اور حاضر ہر جگہ ہونے کی نفی ہے۔

ہمارا سوال رضاخانی حضرات سے یہ ہے کہ یہ کب سے ہوا کیا عالم ارواح سے ہے یا آپکی ولادت باسعادت سے ہوا یا آپکی وفات پر ہوا۔جو بھی مانیں ایسی دلیل دیں کہ پچھلی زندگی کی نفی ہو اور آگے کا اثبات ہو۔

چند دلائل پر سرسری تبصرہ:

دلیل نمبر1:

قرآن مجید میں آیات موجود ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (الاحزاب:45)

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء:41)

اور "شاہد" و"شہید" کا معنی حاضر وناظر ہے۔

جواب نمبر1:

آپ کا جھگڑا تو ہر جگہ حاضر وناظر کا ہے ورنہ ہر آدمی حاضر وناظر ہے اپنے مقام پر، کیونکہ حاضر کا معنی "موجود" اور "ناظر" کا معنی دیکھنے والا تو ہر آدمی اپنی جگہ پر موجود بھی ہے اور ناظر بھی ہے جیسا کہ اشرف جلال صاحب لکھتے ہیں: "شاہد" ہر بندہ ہے کوئی بندہ ایسا نہیں جو شاہد نہ ہو۔

(مسئلہ حاضر وناظر ص16)

جواب نمبر2:

قرآن پاک میں ہے:﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا﴾ (یوسف:26)، یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکی کی گواہی دینے والے کو بھی قرآن نے "شاھد" کہا ہے۔ ایک مقام پر ہے: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾(البقرۃ:143) یہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو" شھداء" (شہید کی جمع) کہا گیا ہے۔ تو کیا یہ بھی ہر جگہ حاضر وناظر ہو گئے ؟

جواب نمبر3:

شاید رضاخانی یوں کہیں کہ "اس کا معنی "گواہ" کرو تو بھی حاضر وناظر ثابت ہو جائیں گے کیونکہ جو موقع پر موجود نہ ہو وہ گواہی کیسے دے سکتا ہے؟" تو اس کے متعلق عرض ہے کہ مذکورہ آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی گواہ کہا گیا اور سیدنا یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی دینے والا بھی تو گواہ ہے اور احادیث میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک صحابی نے آپ کی گواہی دی تھی اور یہ بن دیکھے تھی۔ تو معلوم ہوا کہ بن دیکھے بھی گواہی دی جاسکتی ہے۔ نیز خود بریلوی حضرات کو بھی اس کا اقرار ہے۔

☆ ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں: اشیاء معروفہ میں شہادتِ سماعی بھی معتبر ہے یعنی حاصل حواس پر شہادت دی جاسکتی ہے۔

(تفسیر الحسنات:ج1ص278)

☆ علامہ سعیدی لکھتے ہیں: کبھی اس چیز کی خبر کو "شہادت" کہتے ہیں جس کا اس کو یقین ہو یا وہ چیز مشہور ہو۔(تبیان القرآن ج1ص1006)

نیز فقہاء نے بھی لکھا ہے: انما یجوز للشاهد ان یشهد بالاشتهاد وذالك بالتواتر او اخبار من یثق به.(ہدایہ ج3ص157)

یعنی جو چیز کہ تواتر کی وجہ سے مشہور ہو جائے یا کسی ثقہ اور معتبر نے خبر دی ہو تو شاہد کو جائز ہے کہ گواہی دے دے۔

تو معلوم ہو گیا کہ گواہی کیلئے دیکھنا ضروری نہیں۔

اب ہم کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیں گے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اعمال آپ کو پیش کیے جاتے ہیں جس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیں گے، جیسا کہ:

☆بریلوی "علامہ "عبدالرزاق بھترالوی لکھتے ہیں: تمام انبیاء کرام کو ان کی امتوں کے اعمال پر مطلع کیا گیا ہے کہ فلاں آج اس طرح کر رہا ہے، دوسرا شخص اس طرح کر رہا ہے۔ ان کو مطلع کرنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی قیامت کے دن گواہی دے سکیں۔(نجوم الفرقان ج4ص48)

☆بریلوی "علامہ" غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام امتوں کے احوال پر مطلع ہونگے کیونکہ بغیر علم کے گواہی جائز نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام امتوں کے احوال اور افعال پر مطلع فرمایا اور انکی دنیا وآخرت کا آپ کو علم عطا فرمایا ہے خصوصا آپکی امت کے اعمال قبر انور میں آپ پر پیش کیے جاتے ہیں۔(تبیان القرآن ج1ص572)

☆ابولبرکات قادری بریلوی لکھتے ہیں: کوئی دن ایسا نہیں مگر پیش آپکی امت کے اعمال کو صبح وشام کیا جاتا ہے، پس آپ انکو نشانی اور ان کے اعمال کی وجہ سے پہچان لیتے ہیں۔ اسی عرض اعمال کی وجہ سے آپ ان پر گواہی دیں گے۔(رسائل ومناظرے ابوالبرکات ص104)

☆شرف قادری صاحب بریلوی لکھتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے گواہ ہیں اور اس کا تقاضا ہے کہ آپ کے سامنے امت کے اعمال پیش کیے جائیں۔ (اسلامی عقائد ص277)

اگر عرض اعمال کی بنیاد پر ہر جگہ حاضر وناظر کہا جائے تو پھر شرف قادری صاحب کی اسی کتاب "اسلامی عقائد" کے ص230 پر پورا باب "عالم برزخ میں رشتہ داروں کے سامنے اعمال کا پیش کیا جانا" بھی موجود ہے۔ تو پھر سارے وفات شدہ حضرات کئی جگہوں پر حاضر وناظر ہوں گے۔ القصہ بغیر ہر جگہ موجود ہوئے بھی گواہی دی جاسکتی ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے گواہ کی گواہی، حالانکہ وہ ہر جگہ یا اس جگہ موجود نہ تھا۔ تو

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہی دے سکتے ہیں۔ وگرنہ بریلوی حضرات کو اذان چھوڑنی پڑے گی: "اشھد ان لا الہ الا اللہ" کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، "اشھد ان محمدا رسول اللہ" کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جیسے یہ گواہی علم کے اعتبار سے ہے نہ کہ رؤیت ومشاھدے کی بناء پر، ایسے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہ ہیں۔

جواب نمبر 4:

اس لفظ "شاھد" کے کئی مطالب ومعانی ہیں:

1 - 2: کسی چیز کی **خبر دینے والے** اور **کسی چیز کے حال کو بیان کرنے والے** کو بھی "شاھد" کہتے ہیں۔(نجوم الفرقان ج4ص47)

3: امام سلمی کہتے ہیں پہلا معنی یہ ہو گا اللہ فرمارہا ہے "شاھدًا لنا" ہم نے تجھے اپنا **گواہ** بنایا ہے۔ (مسئلہ حاضر وناظر از اشرف جلالی ص19)

4: اس وجہ سے حضرت کا نام شاھد ہے کہ وہ بارگاہ ایزدی میں **حاضر ہونے والے** ہیں۔(شرح کبیرت احمر ص80از مولانا عبد المالک)

یہ حوالے صرف بریلوی حضرات کی کتب کے ہیں جن میں "شاھد" کے مختلف معنی ومفہوم کو بیان کیا ہے۔ **معلوم ہوا کہ شاھد کا معنی "حاضر وناظر کرنا" قطعی الدلالۃ نہیں۔ جب قطعی الدلالت نہیں تو اس عقیدے میں مفید نہیں ہو سکتا۔**

جواب نمبر 5:

اس حدیث کو دیکھ کر "شھید" کا معنی کیجئے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: **فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ {وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ}** (صحیح البخاری: ج2ص665رقم الحدیث3349)

یعنی قیامت کے دن میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ﴿**وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ**﴾ کہ میں ان کی نگرانی کرتا رہا جب تک ان میں رہا اور جب تو نے مجھے اس دنیا سے اٹھالیا تو پھر تو ان ہی کا نگران ونگہبان تھا۔

معلوم ہوا کہ "شاہد" و "شہید" کا معنی ہر جگہ حاضر وناظر لینا درست نہیں ورنہ آپ یوں نہ فرماتے کہ اے اللہ! میرے اس دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد نگران ونگہبان آپ ہی تھے نہ کہ میں۔ المختصر "شاہد" و "شہید" کا معنی گواہی ہو گا نہ کہ حاضر ناظر۔

دلیل نمبر 2:

قرآن مجید میں ہے: ﴿**وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ**﴾ (آل عمران:101)

جواب نمبر 1:

یہ آیت بھی آپ کو مفید نہیں کیونکہ اس سے آپ کا عقیدہ ہر جگہ ناظر کا تو بن سکتا ہے حاضر کا تو نہیں بن سکتا۔ جو دعوی لکھا ہے اس کے مطابق۔ جبکہ اس آیت سے ہر جگہ موجود ہونا ثابت کر رہے ہو تو یہ آیت تمہارے بھی خلاف ہے۔

نمبر 2)۔ کسی ایک مفسر جو متفق علیہ ہو اس آیت کے تحت تمہارا عقیدہ لکھا ہو؟ کیا پندرہ صدیوں بعد قرآن سمجھ آیا اور 15 صدیاں فہم قرآن سے خالی گئی ہیں۔

نمبر 3)۔ اس آیت کا مفہوم سمجھنے کیلئے کسی بھی تفسیر کو اٹھایئے معلوم ہو جائے گا کہ اوس وخزرج کو لڑائی ختم کرنے اور صلح کا حکم دیا جارہا ہے کہ اب تم میں نبی آخر الزمان موجود ہیں اب کیوں لڑتے ہو۔

نمبر 4)۔ چونکہ یہ قطعی الدلالۃ نہیں اس لئے کہ تمہارے عقیدے کو ثابت نہیں کر رہی تو یہ تمہیں مفید نہیں۔

نمبر 5)۔ احادیث میں موجود ہے سیدہ عائشہؓ کے حجرہ میں پردے پر فوٹو ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہ ہوئے جب تک اسے پھاڑ

کر پرزے پرزے نہیں کر دیا گیا۔

(مشکوۃ ص385)

اب تو جگہ جگہ فوٹو تو آپ کیسے یہاں موجود ہو سکتے ہیں؟

سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے جسکا خلاصہ یوں ہے کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی ج1ص19)

جب فرشتہ ایسی جگہ پر رہنا پسند نہیں کرتا تو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کل ایسی مجالس عالم میں کیون موجود سمجھا جاتا ہے۔

دلیل نمبر3)۔ الم تر۔ القرآن

کیا تو نے نہیں دیکھا اگر آپ پہلے ہر جگہ موجود نہ ہوتے تو اس طرح کیوں کہا جاتا ہے؟

الجواب۔ اگر یہی معنی ہو اور اس کے علاوہ کوئی اور معنی نہ ہو تو پھر رضا خانی اس کو دلیل بنائیں ورنہ یہ قطعی الدلالۃ نہیں آپ کے دعوی کیلئے تو آپ کی دلیل کیسے ہوئی۔

نمبر 2)۔ قرآن مقدس میں ہے الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموت طباقا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالی نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے

۔

کیا تمام انسان اس وقت موجود تھے جب سات آسمان تہ بہ تہ بنائے گئے ایک جگہ یوں ارشاد ہے الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن۔ القرآن، کیا ان لوگوں نے نہ دیکھا کہ کتنی جماعتیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دی کیا کافر و مشرک بھی اس وقت موجود تھے؟

اب معنی و مطلب کے بیان کیلئے بریلوی اکابر کی طرف رخ کرتے ہیں تاکہ رضاخانی مان لیں بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

الم تر۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کی تحقیق

رؤیت کے معنی دیکھنا ہے اور یہ رؤیت قلبی یعنی علم کے معنی میں بھی آتا ہے اس لیے کہا آپ نے نہیں دیکھا اسکا معنی ہے کیا آپ نے نہیں جانا؟ یہ جملہ ان چیزوں کیلئے کہا جاتا ہے جو پہلے مذکور ہو اور جن کا پہلے علم ہو اور ان کا استعمال ان چیزوں کو یاد دلانے ان کو مقرر اور ثابت کرنے اور ان پر تعجب ڈالنے کیلئے ہوتا ہے اور کہیں اس کے بغیر بھی اس جملہ کو استعمال کیا جاتا ہے اس وقت یہ کسی چیز کی خبر دینے اور خبر پر تعجب میں ڈالنے کیلئے ہوتا ہے اور کبھی مجازا استعمال کرتے ہیں اور جس نے کسی چیز کو نہیں دیکھا ہوا ہوتا اس کو اس شخص کے ساتھ تشبیہ دیتے جس نے اس چیز کو دیکھا ہوا ہوتا ہے تاکہ مخاطب اس پر متنبہ ہو کہ یہ چیزیں اس پر مخفی نہیں ہوتی چاہئے تھی اور اسکو اس پر تعجب ہونا چاہئے تھا یا یہ بتلانا مقصود ہوتا ہے کہ یہ چیزیں شہرت کے اس درجہ میں ہے کہ کسی پر مخفی نہیں ہے حتی کہ مخاطب پر بھی مخفی نہیں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کے بعد جو واقعہ ذکر کیا جارہا ہے اس پر غور و فکر کیا جائے اور اس عبرت حاصل کی جائے۔

(تبیان القرآن ج1ص874،873)

بریلوی علامہ عبد الرزاق بھر تالوی لکھتے ہیں

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم

کیا آپ کو علم حاصل نہیں ہوا ان لوگوں کا جو نکلے اپنے گھروں سے بے شک رؤیۃ کا معنی کبھی بصیرت یعنی دل سے دیکھنا ہوتا ہے اور اس کا مطلب علم ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے وارنا مناسکنا کا معنی یہ ہے کہ ہمیں ہماری عبادت کا علم عطا فرما اور ربّ اللہ تعالی نے فرمایا

فاحکم بین الناس بما اراک اللہ

کا معنی یہ ہے آپ فیصلہ فرمائیں لوگوں کے درمیان اس سے جو اللہ نے آپکو علم عطا کیا۔

رویت قلبی دل سے دیکھنا یعنی علم حاصل ہونا کی پھر دو قسمیں ہیں کبھی مخاطب کو پہلے علم حاصل نہیں ہوتا بلکہ کلام کا تعلق ابتداء سے ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص دوسرے کو کہے الم ترالی ماجرٰی علی فلاں کیا تمہیں فلاں شخص کے جاری رہنے والے کام کا علم نہیں اس کلام کا مقصد دوسرے کو بتانا ہوتا ہے جسے پہلے سے علم حاصل نہیں ہوتا۔

رویت قلبی کی دوسری قسم یہ ہے کہ جب کسی کو پہلے سے علم ہوتا ہے پھر بات کو پختہ کرنے کیلئے استفہام انکاری کے طور پر یہ کلام کیا جاتا ہے الم تر کیا تمہیں علم حاصل نہیں یعنی تمہیں علم حاصل ہے۔

دونوں معانی مراد ہوسکتے ہیں۔

پہلے معنی کے لحاظ سے اس آیت کریمہ میں یہ احتمال پایا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس واقعہ کا علم نہ ہو بلکہ اس آیت کریمہ کو نازل فرما کر آپکو علم عطا کیا گیا ہو دوسرے معنی کے لحاظ سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کریمہ کے نازل ہونے سے پہلے اس واقعہ کا علم حاصل تھا آپ کے علم کے مطابق آیت کریمہ کو نازل کیا گیا اب مطلب واضح ہے کہ یہ کہا گیا ہے کیا آپ کو علم حاصل نہیں؟ یعنی یقینا آپکو علم حاصل ہے الم تر کے خطاب سے ظاہر تو یہی ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا گیا لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ یہ خطاب آپ کو بھی ہے اور آپ کے ساتھ آپ کی امت کو بھی۔

(نجوم العرفان ج6ص30،29،28،)

اب معلوم ہو گیا کہ خطاب امت کو بھی ہوسکتا ہے تو کیا یہ بھی ہر جگہ حاضر وناظر ہونگے۔

دوسری بات یہ بھی کہ اگر آپ علیہ السلام کو ان واقعات کے مشہور ومعروف ہونے کی وجہ سے یا خدا تعالی کے یہ معلومات دینے کی وجہ سے علم ہو تو پھر یہ لفظ الم تر متوجہ کرنے کیلئے آتا ہے ان واقعات کی طرف ورنہ آپ کو ان کا علم دینے کیلئے آیت آتی ہے۔

دلیل نمبر4)۔ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

سے معلوم ہوا کہ اللہ کی احمت نیک لوگوں کے قریب ہے اور وماارسلنک الا رحمۃ للعالمین سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی رحمت ہیں تو سرکار نیک لوگوں کے قریب ہوئے اور

ورحمتی وسعت کل شیء

سے معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت نے ہر شے کو گھیرے ہوا ہے تو حضور ہر شیء کو گھیرے ہوئے ہیں یعنی ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔

الجواب 1)۔یہ تفسیر پندرہ صدیوں میں کسی متفق ومعتمد علیہ نے نہیں کی

2)۔قرآن میں رحمت،بارش،تکلیف کے بعد راحت،میاں بیوی کے مابین محبت،وغیرہ کو بھی کیا گیا ہے اور بریلوی ملاؤں نے تو اپنے بزرگوں کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے،مولانا رومؒ نے دھوپ کو رحمۃ قرار دیا ہے کیا یہ سب چیزیں ہر جگہ حاضر وناظر سمجھی جائیں۔

نمبر3)۔آپ ایک جگہ تشریف فرماہیں اور آپ کا دیا ہوا دین جو رحمت ہے وہ ہر جگہ ہے دیا ہوا قرآن ہر جگہ ہے آپکی دعاؤں کی برکات جو رحمت ہے وہ ہر جگہ لوگوں پر برس رہی ہے جیسے سورج ایک جگہ دھوپ ہر جگہ ایسے ھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ آپکی برکات ورحمات ہر جگہ۔

نمبر4)۔دلیل دعوی کے مطابق نہیں دعوی صرف ناظر ہونے کا دلیل حاضر وناظر کی۔

نمبر 5)۔اس سے مراد خاص قسم کی رحمت ہے جو کہ مومنوں کے اوپر ہوتی ہے اور اس سے پر جگہ کا دعوی بھی چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ ہر جگہ تو مومن نہیں ہیں۔

دلیل نمبر 5)۔ ماکنت تقول فی ھذا الرجل

یعنی قبر میں فرشتے پوچھتے ہیں اس آدمی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ تو معلوم ہوا کہ آپ ہر جگہ موجود ہیں۔

الجواب 1)۔ اس مسئلہ میں دلیل قطعی لانی چاہیئے تھی اور یہ دلیل قطعی نہیں کیونکہ متواتر نہیں۔

2)۔ جو آدمی مشہور اور معروف ہو یا کوئی جگہ جس کا تصور ذھن میں ہو اس کے بارے میں ھذا کہہ دیا جاتا ہے

3)۔ چاند کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام ھذا ربی کہہ رہے ہیں کیا چاند ہر جگہ موجود ہے۔

نمبر 4)۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی شکل میں سوالات کرتے ہیں ان کے چلے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبرئیل یہ جبرئیل تھے۔

(بخاری ج2 ص704، مسلم ج1 ص29)

کیا جبرئیل امین ہر جگہ حاضر وناظر ہیں؟ معلوم ہو گیا کہ لفظ ھذا ھمیشہ محسوس اور دکھائی دی جانے والی چیز کیلئے استعمال نہیں ہوتا بلکہ جس چیز کا ذھن میں تصور ہو اس کیلئے بھی ھذا بول دیتے ہیں۔

تو فرشتے اشارہ کر رہے ہیں جو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور اس کے ذہن میں اس طرف۔

نمبر 5)۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں ماتقول فی ھذا الرجل ان کے بارے میں کیا کہتا ہے اب نہ معلوم سرکار خود تشریف لاتے ہیں یا روضہ مقدسہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے۔

(ملفوظات حصہ ص75)

توجب احتمال آ گیا تو استدلال باطل ہو گیا۔

نمبر 6)۔ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول تمھارے وہاں تشریف لے جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ پہلے وہاں نہ تھے۔

نمبر 7)۔ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول تمہارے اگر قبر میں تشریف لے جاتے ہیں تو پھر صبح کے وقت کیوں پوچھ رہے ہیں متی دفن ھذا اس آدمی کو کب دفن کیا گیا ہے؟

(مشکوۃ شریف ج1 ص145)

اور یوں کیوں فرما رہے ہیں مسجد کے خادم کے دفن ہونے کا جب آپ کو علم ہوا کہ افلا کنتم آذ نتمونی بہ دلونی علی قبرہ۔

(بخاری ج1 ص65، مسلم ج1 ص309)

تم نے مجھے اس کے جنازے کا کیوں نہ بتایا اچھا مجھے اسکی قبر بتاؤ۔ اگر آپ رات کو وہاں تشریف لے گئے تو پھر یوں کہنے کی کیا ضرورت؟

نمبر 8)۔ پہلے یہ بات بتائی جائے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رجل) آدمی (کہا جا رہا ہے کیا تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آدمی، بشر ماننے کیلئے تیار ہو؟ اگر ہو تو وہ تمام فتوے ہم حاضر کر دیتے ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے پر بریلوی اکابر نے دیے ہیں تو یہ دلیل تو تمہارے لیے ایمان لیوا ثابت ہو گی۔

دلیل نمبر 6)۔ السلام علیک ایھا النبی۔

صیغہ خطاب سے درود سلام کا عرض کرنا بتاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود ہیں کیوں نمازی بھی تقریبا ہر جگہ ہوتے ہیں۔

الجواب نمبر 1)۔ جیسے خطوط میں خطاب کے الفاظ لکھے جاتے ہیں جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حالانکہ حاضر وناظر کوئی بھی نہیں سمجھتا جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انی ادعوک بدعایۃ الاسلام خط میں ہرقل کو لکھا حالانکہ وہ کافر ہے اور ہر جگہ حاضر وناظر اسے ماننے کیلئے بریلوی بھی قطعا تیار نہیں۔ تو یہ خطاب خطوط کی طرح کہ جب قاصد خط لے جا کر پہنچا دے گا تو خطاب درست ہو جائے گا اسی طرح جب یہ درود سلام پڑھا

جاتا ہے تو مقصود یہی ہوتی ہے کہ فرشتے یہ سلام آپ کی خدمت میں پہنچا دیں گے تو یہ درست ہے اور احادیث کے مطابق ہے۔

من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ،

ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی عن امتی السلام،

کچھ فرشتے اسی کام پر مقرر کیے گئے ہیں جو جو امتی کا سلام آپ تک پہنچاتے ہیں تو معلوم ہو گیا دور سے سلام وصلوۃ فرشتے پہنچاتے ہیں چاہے صیغہ خطاب سے ہو یا نہ ہو۔

نمر 2)۔ مسئلہ عقیدے کا ہے یہ خبر واحد ہے جو اس سے ثابت نہیں ہوتا۔

نمبر 3)۔ مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں فرشتوں کے ذریعے ندا پہنچایا جانا۔ یہ عنوان باندھ کر پہلی حدیث ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض، الحدیث ،لائے ہیں اور آگے لکھتے ہیں حدیث التحیات میں سلام کا طریقہ اس طرح پر سکھایا گیا ہے۔ التحیات للہ والصلوت الخ۔

(ندائے یارسول اللہ ص30)

معلوم ہوا کہ یہ بھی فرشتوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔

اگر کوئی یوں کہے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کے نزدیک یہ اس لیے ہیں کہ حقیقت محمدیہ ہر ذرہ میں موجود ہے۔ توجوابا عرض ہے کہ بریلوی علامہ پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتے ہیں بعض کم علم حقیقت محمدیہ سے مراد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معروف ذات لیتے ہیں جو غلط محض ہے

۔

(راہ ورسم ومنزل ہاص63)

اور دوسری بات یہ ہے کہ عقیدہ کا مسئلہ حدیث خبر واحد سے بھی ثابت نہیں ہوتا چہ جائیکہ کسی بزرگ کی بات سے ہو۔

ہماری اس تحریر سے یارسول اللہ کہنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ اگر کوئی درود شریف میں یہ لفظ استعمال کرے اور مقصود وہی ہے کہ فرشتے پہنچائیں گے تو درست ہیں مثل السلام علیک ایھا النبی کے ،اور عبد السمیع رامپوری صاحب لکھتے ہیں جس نے یارسول اللہ کہا تو اس کے معنٰی عربی قاعدہ سے یہ ہوئے کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو پکارتا ہوں یعنی ان کو یاد کرتا ہوں اور انکا نام لیتا ہوں،

(انوار ساطعہ ص 321)

یعنی یارسول اللہ کا معنی یہ ہے میں ان کا نام لیتا ہوں اس میں حاضر وناظر سمجھنا کہاں سے ہوا، ایک جگہ یوں لکھتے ہیں تمھارے نام پہ قربان یارسول اللہ۔ فداتم پہ میری جان یارسول اللہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت پر قربان ہے، اسکی مراد جملہ خبریہ ہے اگرچہ اس نے لفظ ندا یہ بولا کیا ضروری ہے کہ یوں کہو یہ شخص خدا کی طرح حاضر وناظر جان کر پکارتا ہے البتہ تم خود شرک وکفر کے معنی یہ کہہ کر لوگوں کے ذہن میں جماتے ہو کہ لفظ یا نہیں ہوتا مگر واسطے حاضر کے۔ الخ۔۔

(انوار ساطعہ ص319)

معلوم ہو گیا خدا کی طرح ہر جگہ حاضر وناظر مان کر یارسول اللہ کہنا شرک ہے کفر ہے، اور بریلویوں کے بہت بڑے سکالر پروفیسر مسعود لکھتے ہیں ،یارسول اللہ ہمراہی درود شریف یا بوقت کسی موقع کے اوپر مزار شریف وغیرہ کے درست ہے اور ہر وقت مثل نشست وبرخاست کے کہنا ناجائز ہے

(تذکرہ مظہر مسعود ص131)

اگر یہ ہر جگہ مانتے تو ناجائز نہ کہتے،

دلیل 7)۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ زوی الی االارض حتی رایتُ مشارقھا ومغاربھا۔ اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا

ہے یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شے دیکھ رہے ہیں ہمارا دعوی ثابت ہو گیا۔

الجواب 1)۔ یہ خبر واحد ہے اس سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔

نمبر 2)۔ ایک دفعہ اللہ تعالی نے مشرق و مغرب کی سیر کرادی اس سے ہر وقت ہونا کیسے لازم ہے جب کہ آپ کا عقیدہ تو ہر وقت کا ہے۔ اور ایک دفعہ کا دیکھنا جو ہے اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ نے ہر ہر ذرے ہر ہر قطرے اور ہر ایک شے کو تفصیلا دیکھا ہو۔

آدمی اپنے سر کو روزانہ کئی بار دیکھتا ہے مگر کتنے بال ہیں لمبے کتنے ہیں یہ اسے معلوم نہیں ہوتا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کو تو دیکھا تھا مگر اسکی کھڑکیاں و دروازے کتنے تھے یہ آپکو معلوم نہ تھا اسی لیے تو اللہ تعالی مدینہ طیبہ میں وہ عمارت سامنے کر دی آپ دیکھ کر بتاتے رہے۔

نمبر 3)۔ یہ واقعہ معراج کا ہے جب آپ کا دعوی تو شروع سے ہے اس لیے دلیل آپ کی نہیں بن سکتی۔ کیونکہ آپ کو ماننا پڑیگا پہلے حاضر وناظر نہیں تھے۔ اگر پہلے سے مانتے ہو تو یہ دلیل آپکو مفید نہیں۔

نمبر 4)۔ اگر آدمی لاکھ دولاکھ کے مجمع کو دیکھے کیا ہر آدمی کے بال، کپڑے، اعضاء، داڑھی وغیرہ سب کو دیکھتا ہے جیسے یہ سب چیزیں آدمی نہیں دیکھتا ایسی صورت وہاں تصور کر لیں۔ یا آدمی ایک باغ دیکھتا ہے کیا ہر ایک ٹہنی کو ہر ایک پتے کو ہر شاخ کو دیکھتا ہے؟ باغ تو دیکھتا ہے مگر ہر ہر شے کو نہیں دیکھتا۔ قس علی ھذا

نمبر 5)۔ ابن حجرؒ نے شرح نخبۃ الفکر میں ص85 پر لکھتے ہے اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ معراج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روئے زمین کے تمام

مومن آدمیوں کو دیکھ لیا تھا تو پھر سب کو صحابی ماننا پڑیگا الخ ملخصا

دلائل اہل سنت والجماعت دیوبند

دلیل نمبر 1)۔ سبحن الذی اسری بعبدہ۔ القرآن۔

واقعہ معراج کی ضرورت نہیں رہتی اگر سرکار ایک جگہ تشریف فرما ہو کر ساری کائنات کو ملاحظہ فرمارہے تھے۔

دلیل نمبر 2)۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین۔ القرآن۔

آپ نصیحت کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھیں اگر اٹھنے کے بعد بھی وہاں موجود ہیں تو اٹھانے کا کیا فائدہ؟

دلیل نمبر 3)۔ ولا تقم علی قبرہ۔ القرآن۔ اگر آپ ہر جگہ ہیں تو اس کا صاف انکار ہوتا ہے کہ منافق کی قبر پر کھڑے نہ ہوں۔

دلیل نمبر 4)۔ ولقد جاءت رسلنا ابراھیم بالبشری قالوا سلما قال سلما فما لبث ان جاء بعجل حنید فلما را اید یھم۔ القرآن۔

فرشتے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بشارت دینے آئے آپ ان کے لیے بچھڑا بھون لائے۔ جب دیکھا کہ وہ نہیں کھا رہے تو آپ ڈر گئے فرشتوں نے تسلی دی کہ آپ نہ ڈریں ہم فرشتے ہیں۔ الخ

اگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے تو نہ بچھڑا بھونتے نہ ان کے نہ آنے سے ڈرتے اور نہ فرشتوں کو یہ کہنا پڑتا کہ ہم فرشتے ہیں

دلیل نمبر 5)۔ وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھُدھُد ام کان من الغائبین۔ القرآن۔

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ھُدھُد مجھے نظر نہیں آرہا۔ اگر ہر جگہ کی بات سنتے اور ہر جگہ کو دیکھتے ہوتے تو یوں کیوں فرماتے۔

دلیل نمبر 6)۔ واذا سر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ القرآن۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز اپنی ایک اہلیہ محترمہ کو بتایا اور انہیں آگے بتانے سے بھی روکا مگر انہوں نے بتادیا۔ یہ انکا آگے بتانا قرآن نے آکر آپکو بھی بتادیا۔ جب آپ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا من انبأک قال نبانی العلیم الخبیر۔ آپکو کس نے بتایا تو آپ نے فرمایا مجھے خدا نے

خبر دی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کا عقیدہ اگر یہ ہوتا کہ آپ ہر جگہ سے دیکھتے بھی ہے اور سنتے بھی ہے ساری کائنات ان کے پیش نظر ہے تو نہ وہ راز آگے کسی کو بتاتیں نہ آپ سے پوچھتیں کہ آپ کو کس نے بتایا ہے؟

دلیل نمبر 7)۔ سیدنا عاصمؓ اور ان کے ساتھ چند صحابہ کرام تبلیغ کیلئے گئے راستے میں کفار نے دھوکہ دیا اور ان پر حملہ کر دیا تو عاصم نے شہادت سے پہلے یہ جملہ کہا اللھم اخبر عنا نبیک۔

(بخاری ج2 ص568)

دلیل نمبر8)۔ تفاسیر میں موجود ہے کہ سیدنا ابو بکرؓ نے یہودی کو تھپڑ مارا یہودی آکر حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے سیدنا ابو بکرؓ سے پوچھا تو انہوں نے وجہ بتائی تو آپ نے فرمایا گواہ لے آؤ سیدنا ابو بکرؓ پریشان ہوئے خدا نے آسمان سے آیت اتار دی۔

اگر جناب ابو بکر کا عقیدہ ہوتا کہ سرکار ہر جگہ سے دیکھتے سنتے ہیں تو پھر عرض کر دیتے کہ سرکار آپ ہی تو گواہ ہیں۔

دلیل نمبر9)۔ حدیث شریف۔ کاش میں دیکھتا اپنے بھائیوں کو۔

(نور علی نور ص23)

دلیل نمبر10)۔ مولوی صادق بریلوی لکھتا ہے

مشہور یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت رقیہ کے فوت ہونے کے وقت حاضر نہ تھے۔

(تاریخ مدینہ ص175)

دلیل نمبر11۔ ابن مندہ وابو نعیم معرفۃالصحابہ میں حضرت ربیعہ بن وقاص سے راویت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تین مقامات ایسے ہیں کہ ان میں بندے کی دعا رد نہیں کی جاتی ان میں سے ایک وہ بندہ جو جنگل میں کھڑا ہو کر اس حال میں نماز ادا کرے کہ اسے اس کے رب عزوجل کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو۔

(فضائل دعا ص225 مکتبہ مدینہ)

دلیل نمبر ۱۲)۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وان کنت لم ار منازلھم

میں نے اگرچہ ان اشعری لوگوں کے ٹھکانے کو نہیں دیکھا۔

(بخاری ج2 ص608)

دلیل نمبر)13۔ نبی پاک علیہ السلام نے وفات تک چھانی نہیں دیکھی۔

(بخاری ج2 ص814)

دلیل نمبر14)۔ نبی پاک علیہ السلام نے ایک موقعہ پر یوں بھی فرمایا۔ الشاھد یری مالا یری الغائب۔

(رشد الایمان از مولوی عبدالرشید رضوی بریلوی ص86)

یعنی جو موجود دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔ اس میں غائب کا لفظ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے فرمایا ہے۔

دلیل نمبر15)۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں حضرت ابو بکرؓ سے منقول ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آواز بلند کرنا نہ نبی کی زندگی میں جائز تھا نہ موت کے بعد۔ حضرت عائشہؓ کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر حضور کی قبر مبارک کے پاس کوئی کھٹکا کرتا ہے تو کہلاتی تھیں حضور کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حضرت علیؓ نے اپنے گھر کی چوکھٹ وغیرہ بنوائی تو مناصع میں لے جاکر بنوائی جو آبادی سے باہر جنگل ہے تا کہ قبر مبارک کے پاس کھٹکا نہ ہو ۔علامہ سبکی آگے لکھتے ہیں صحابہ کرامؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کیوجہ سے قبر کے پاس بہت پست آواز سے گفتگو کرتے تھے۔ ایک دن

حضرت عمرؓ مسجد میں تشریف فرماتھے دونوجوان مسجد میں آئے اور بلند آواز سے آپس میں باتیں کرنے لگے حضرت عمرؓ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور دریافت کیا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا ہم طائف کے باشندے ہیں طائف سے آئے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم مدنی ہوتے تو ابھی تمہارے کوڑے لگاتا۔

(زیارت خیر الانام ترجمہ شفاء السقام ص147،146،مصدقہ ابوالحسن زید فاروقی)

معلوم ہوا صحابہ کرام قبر کے قریب تو آواز اونچی یا کٹھ کا نہیں کرتے تھے اگر ہر جگہ آپ کو حاضر وناظر سمجھتے تو پھر ہر جگہ یوں ہی کرتے۔

دلیل نمبر16)۔سیدہ عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا ایک غزوہ میں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہار کو تلاش کرنے کیلئے رک گئے فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم علی التماسہ۔

(بخاری ج2ص663)

دلیل نمبر17)۔علامہ ابن کثیرؒ نے سانحہ بیر معونہ کے متعلق یوں لکھا ہے حضرت عمرو بن امیہؓ کو اس لیے گرفتار کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیا تھا کہ ماں کی طرف سے ان کا قبیلہ مضر تھا اور ان کے ساتھ ایک انصاری ساتھی کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا۔اس سانحہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمرو بن امیہ اور اس کے اس انصاری ساتھی نے ہی دی تھی۔

(البدایۃ والنھایۃ ج4ص483)

دلیل نمبر18)۔سیدنا حبیبؓ نے شہادت سے پہلے یوں کہا

اے اللہ ہم نے تیرے رسول کی رسالت کی تبلیغ کر دی تو بھی اپنے رسول کو ہماری اس حالت کی خبر پہنچادے۔

(سیرت ابن ہشام ج2ص328)

دلیل نمبر19)۔حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں

فمار جل یرید ان یتغیب الا ظن انہ سیخفی لہ مالم ینزل فیہ وحی۔

(بخاری ج2ص634)

یعنی فوج کی کثرت کی وجہ سے اگر کوئی شخص اس خیال سے شریک نہ ہوتا کہ جب تک وحی نازل نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع نہیں ہو سکتی تو اس کا یہ خیال صحیح ہوتا۔

دلیل نمبر20)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وان یخرج ولست فیکم فکل امرء حجیج نفسہ۔

(مسلم ج2ص401)

یعنی اگر دجال میری عدم موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر آدمی اپنا محافظ خود ہے۔

دلیل نمبر21)۔نبی علیہ السلام نے فرمایا

صنفان من اھل النار لم ارھما الحدیث۔

(بخاری ج1ص448، مسلم ج2ص383)

یعنی جہنمیوں کے دو طبقے ایسے ہیں جنکو میں نے نہیں دیکھا۔

فتاوی جات

1)۔حضرت علامہ عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں واقعی انبیاء،واولیاء،کو ہر وقت حاضر وناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا کہ ہر حال میں وہ ہماری ندا سنتے ہیں اگرچہ

ندا دور سے بھی ہو شرک ہے۔

م(مجموعۃ الفتاوی ج1ص46)

2)۔فتاوی مسعودی میں ہے۔یارسول اللہ کہنا مثل سونے اور نشست اور کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بہ نیت حاضر وناظر کہنا موجب شرک کا ہے۔

(فتاوی مسعودی ص529مصدقہ عبدالحکیم شرف قادری بریلوی،مولوی منشا تابش قصوری بریلوی)

3)۔علامہ ابن نجیمؒ لکھتے ہیں۔

قال علماءنا من قال ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر۔

(البحر الرائق ج5ص124)

یعنی ہمارے احناف فرماتے ہیں کہ جو یہ کہے کہ مشائخ کی ارواح حاضر ہیں اور جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔

4)۔شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی فرماتے ہیں انبیاء مرسلین رالوازم الوھیت از علم غیب وشنیدن فریاد ہر کس در ہر جاو قدرت بر جمیع مقدرات ثابت کنند۔

(تفسیر عزیزی ج1ص55)

یعنی جمیع غلط عقائد میں سے یہ بات بھی ہے کہ نبی اور پیغمبروں کیلئے خدائی صفات جیسے علم غیب اور ہر جگہ سے ہر شخص کی فریاد سننا اور تمام ممکنات پر قدرت ثابت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب اور ہر جگہ حاضر وناظر ہونا خدا کی صفت ہے کسی اور میں ماننا شرک وکفر ہے۔

بریلوی مسئلہ علم غیب

چند تمہیدی باتیں۔

1)۔باقی شرائط وہی مسئلہ حاضر وناظر والی ہیں۔

2)۔دلیل وہ پیش کی جائے جو بریلوی حضرات کے مسلک کے مطابق ہو۔مثلا فاضل بریلوی نے الدولۃ المکیہ میں بیان کیا ہے کہ ہم علم غیب مکمل ہونا نزول قرآن پر مانتے ہیں اس لیے دلیل وہ پیش کی جائے جو ختم قرآن والی آیت ہو۔کیونکہ اگر اس سے پہلے والی آیات پیش ہونگی تو وہ انکے دعوی کو ثابت نہیں کرینگی۔

3)۔چونکہ بریلوی حضرات کے نزدیک علم غیب کا منکر کافر ہے اس لیے منکر کا حکم کافر بھی لکھ کے دیں گے۔

اس پر چند دلائل

دلیل نمبر1)۔اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب سے منکر کو کافر فرمایا ہے۔

(فہارس فتاوی رضویہ ص874)

دلیل نمبر2)۔آپکی ذات سے علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ درحقیقت آپ کے محمد ہونے کے قائل نہیں۔

(مقیاس حنفیت ص312)

دلیل نمبر3)۔آپ کے علم غیب کلی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں تو ان سے انکار کرنا اور تاویلات فاسدہ کرکے لوگوں کو گمراہ

کرنا یہ ایمان سے خارج ہوتا ہے۔

(مقیاس حنفیت ص379)

دلیل نمبر 4)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے منکر پکے منافق ہیں۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر 4 از رشد القادری ص7)

دلیل نمبر 5)۔ علم غیب کے منکر کو اللہ تعالی نے خبیث کہا ہے۔

(فتاوی اویسیہ ج1 ص159)

دلیل نمبر 6)۔ علم غیب کا منکر نبوت کا منکر ہے۔

(مقالات شیر اہلسنت ص237)

دلیل نمبر 7)۔ اگر کسی نے بھی نبی علیہ السلام کے متعلق یہ عقیدہ قائم کر لیا جائے کہ اسکو فلاں چیز کا علم نہیں تو ایسا فاسدہ و باطل عقیدہ اس امر کو مستلزم ہو گا کہ اس نبی کا عقیدہ توحید ناقص ہے چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوت اللہ وسلامہ علیہ کے متعلق یہ کفری عقیدہ ہو کہ عالم ماکان ومایکون کو فلاں چیز کا علم نہیں۔

(تحفظ عقائد اہلسنت ص550،549)

معلوم ہوا کہ علم غیب کا منکر کافر ہے اس لیے بریلوی لکھ کر دیں کہ علم غیب کا منکر کافر ہے۔

بریلوی دعوی جات

مولوی احمد رضاخان لکھتا ہے

1)۔ حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا مشرق تا مغرب، عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموت والارض کا شاهد بنایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور علیہ السلام کے علم سے باہر نہ رہا۔ انباء المصطفے ص48 آگے یوں بھی لکھا ہے کہ یہ علم اجمالی نہیں تفصیلی ہے

2)۔ نبی علیہ السلام کے واسطے ہر مسلمان کو غیب کلی تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔

(مقیاس حنفیت ص467)

3)۔ آپکو اللہ نے کلی علم غیب عطا فرمایا۔

(رشد الایمان ص99)

4)۔ اللہ تعالی نے کلی علم غیب عطا فرمایا۔

(علم المناظرۃ از فیض احمد اویسی ص6)

خلاصہ یہ نکلا کہ پہلے دعوی کا مقصد بھی کلی علم غیب ہے۔

اب بریلوی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کلی علم غیب ماننے کی وجہ سے ایک نص قطعی پیش کرے گے جو قطعی الدلالۃ ہو تا کہ ان کا دعوی ثابت ہو جائے

تنقیح دعوی

تنقیح نمبر 1)۔ اس دعوی کی وجہ سے بریلوی مشرک ٹھہرتے ہیں کیونکہ

1)۔ مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے کلی اختیارات اور مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے۔

(مواعظ نعیمیہ حصہ دوم ص265)

2)۔جو علم اللہ نے اپنی ذات کیلئے خاص کیا ہے وہ ہر ایک کے احوال کا تفصیلی و مکمل علم ہے۔

(اسلامی عقائد ص120 از شرف قادری)

3)۔علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالی کے ساتھ مختص ہیں۔

(عقائد و نظریات ص87)

4)۔ان الغیب المختص بہ تعالی بمعنی المختص بہ علمہ سبحانہ و تعالی بہ ھو کل غیب۔

(اصول تکفیر ص310)

یعنی کل غِیب خاصہ خدا ہے۔

5)۔رسل کرام سب غیوب پر مطلع نہیں ہوتے تاکہ خصوصیت الہی برقرار رہے۔

(فتاوی مھریہ ص8)

6)۔فاضل بریلوی نے فلاسفہ کا رد کرتے ہوئے پہلے ان کا عقیدہ جو عقول عشرہ کے بارے میں ہے پھر اسے رد کیا۔اسطرح کہ کوئی ذرہ ذرات عالم سے ان پر مخفی رہنا ممکن نہیں۔یہ فلاسفہ کا عقیدہ نقل کیا آگے رد دیکھئے یہ خاص صفت عالم الغیب والشھادۃ کی جل و علی قال تعالی

لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء۔

نہیں چھپتی تیرے رب سے ذرہ برابر چیز زمین اور نہ آسمان میں۔اسکا غیر خدا کیلئے ثابت کرنا قطعا کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ ج7 ص144)

اپنے دعوی پر فتوی کفر خود دیدیا۔

7)۔بریلوی رئیس التحریر ارشد القادری لکھتا ہے

جہاں تک مطلقا ذاتی اور کلی علم غیب کا سوال ہے تو وہ ہمارے نزدیک بھی غیر خدا کیلئے ثابت کرنا شرک ہے۔

(زیر وزبر ص49)

8)۔بریلوی حضرات نے نبی علیہ السلام کیلئے علم غیب کلی کے لفظ کو عقیدہ بنالیا ہے جبکہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں شارحین نے کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو۔اس بچی کو جس نے پڑھا

وفینا نبی یعلم ما فی غدا۔

منع فرمایا اس لیے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور کی طرف ہے لہذا آپکو ناپسند آئی۔

(جاء الحق ص122)

یعنی یہ بریلوی عقیدہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسند کو پسند بنانا ہے

جبکہ مفتی حنیف قریشی لکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرنے والا کافر ہے۔

(غازی ممتاز حسین قادری ص291)

تو اب بریلوی سوچ لیں کہ کیا بنے گا۔

اور مولوی حسن علی رضوی کی مصدقہ کتاب سیگرٹ نوشی کے مضمرات ص5 پر ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں جس پر ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور مفتی حنیف قریشی لکھتا ہے اگر کوئی اہل ایماں دانستہ اذیت رسول کا ارتکاب کرتا ہے تو مسلمان نہیں رہتا کافر ہو جاتا ہے۔

(غازی ممتاز حسین قادری ص201)

9)۔مفتی محمد خان قادری لکھتا ہے ان پانچ چیزوں کا علم بھی اللہ تعالی کا خاصہ ہے۔

(معارف رضا ص74 شمارہ مئی جون 2009ء)

10)۔مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں قل لایعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ کی تفسیر میں کہ اس آیت کے بھی مفسرین نے دو مطلب بیان کے ہیں غیب ذاتی کوئی نہیں جانتا۔کلی غیب کوئی نہیں جانتا۔

(جاء الحق ص96)

معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات اپنے دعوی کی وجہ سے خدا تعالی کی صفت میں شریک کرنے کی وجہ سے مشرک ہوئے۔

تنقیح نمبر2)۔بریلوی حضرات اس دعوی علم غیب کی وجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہتے ہیں

1)۔مولوی نظام الدین ملتانی لکھتا ہے آپکی ذات وصفات کا اول سے عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یا نہیں؟

(کشف المغیبات مصدقہ پیر جماعت علی شاہ ص23)

2)۔اویسی لکھتا ہے مضمون طویل ہو جانے کا خیال نہ ہوتا تو اس کے برعکس یعنی حضور انور کو عالم الغیب نہ سمجھنے والوں پر نحوست کے نمونے پیش کرتا۔

(علم غیب کا ثبوت ص17)

3)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔

(ازالتہ الضلالہ ص14)

4)۔حضور عالم الغیب۔

(ص235 سعید احمد کی تقریریں)

5)۔محدثین ومتقدمین علماء کرام کے نزدیک حضور علیہ السلام عالم الغیب تھے۔

(تصحیح العقائد ص28)

6)۔مولوی عبد الحق عتیق لکھتا ہے قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ مقیم رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھ سکتا ہے قدسیہ یعنی کہ وہ عالم الغیب ہوتا ہے۔

(شہور الشاہد ص94 مصدقہ سید محمود احمد رضوی،)

(مفتی محمد اعجاز، مفتی محمد فرید ہزاروی،)

(فیض الحسن سجادہ نشین آلو مہار، وغیرہم)

جبکہ بریلوی مفتی پیر محمد چشتی لکھتے ہیں۔علام الغیوب عالم الغیب والشہادۃ جیسے مختص باللہ الفاظ کو غیر اللہ کیلئے استعمال کرنا ممنوع فی الاسلام وناروا ہے۔

(اصول تکفیر ص223)

اور بریلوی مناظر اعظم مولوی اللہ دتہ لکھتے ہیں عالم الغیب اسی ذات کو کہا جاسکتا ہے جو عالم الغیب بالذات ہو یہ شان اللہ تعالی ہی کے ساتھ خاص ہے مخلوق کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا فقہاء نے کفر قرار دیا ہے۔

(تنویر الخواطر ص34)

معلوم ہوا بریلوی اس عقیدے کی وجہ سے کافر جا ٹھہرے

تنقیح نمبر 3)۔ چونکہ نبی پاک علیہ السلام کا علم مبارک آپ کو خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوا اس لیے اسکو علم غیب نہیں کہہ سکتے، کیونکہ علم جبکہ مطلق ہو خصوصا جبکہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔

(ملفوظات اعلی حضرت ص317)

علم غیب جب مطلقا بولا جائے تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔

(حاشیہ شرح مسلم ج5 ص110)

تنقیح نمبر 4)۔ نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کو علم غیب کہنا اس وجہ سے بھی درست نہیں کہ یہ ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔ مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں۔ اللہ تعالی کے غیر کیلئے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ علم کا تعلق ابتداء ہے تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائیگا۔

(نعمیۃ الباری شرح بخاری ج1 ص273)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں مطلقا یہ کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو غیب کا علم ہے دو وجہ سے درست نہیں اول اس لئے کہ یہ قول ظاہر قرآن مجید کے خلاف ہے۔

(شرح مسلم ج5 ص)108

شاید بریلوی ان باتوں سے بوکھلا کر یوں کہیں کہ خدا کا علم غیب ذاتی ہے اور آپ علیہ السلام کا عطائی تو پھر انہیں پیر مہر علی شاہ صاحب کا قول یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول بشر ہو یا فرشتہ دونوں کا علم خدا تعالی کے علم کے برابر جاننا اور محض بالذات اور بالواسطہ کا امتیاز رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا صواب سے بعید ہے۔

(اعلاء کلمۃ اللہ ص118)

اس لیے یہ چکر بھی نہیں چل سکتا۔

نمبر5)۔ یہ عقیدہ بریلوی کو ماننا پڑیگا کہ ہم نے شیعوں سے لیا ہے

1)۔ کیوں کہ غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے علم غیب حاضر وناظر مختار کل استمداد وغیرہ یہ تمام عقائد شیعہ کے اندر موجود ہیں۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ج1 ص41)

2)۔ مولانا کرم الدین دبیر شیعوں کا عقیدہ نقل کرتے ہیں۔ اصول کافی میں ص159 میں باب ہی یوں باندھا ہے

باب ان الائمہ علیہم السلام یعلمون علم ماکان ومایکون وانہ لایخفی علیہم شئ ۔

آگے لکھتے ہیں کتاب مذکور کے ص160 میں ہے

سمعوا اباعبد اللہ علیہم السلام یقول انی لاعلم مافی السموت ومافی الارض واعلم مافی الجنۃ واعلم مافی النار واعلم ماکان ویکون

(آفتاب ہدایت ص170)

3)۔ شیخ المشائخ محبوب سبحانی ظل رحمانی شیخ عبد القادر جیلانیؒ لکھتے ہیں شیعوں کے عقائد لکھتے ہوئے

ومن ذلک قولھم ان الامام یعلم کل شیءماکان ومایکون من الدنیاوالدین حتی عدد الحصٰی وقطر الامطار ورق الاشجار۔

(غنیۃ الطالبین ج1 ص180 قدیمی کتب خانہ)

4)۔ نہج البلاغۃ لاہور سے چھپی ہے ترجمہ و تشریح کے ساتھ

اس کے شروع میں ایک مضمون ہے حضرت امیر المؤمنین اور علم غیب اس میں ہے آپ نے خود عالم الغیب ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ آگے لکھتے ہیں۔ ہمارے ائمہ طاہرین علیہم السلام کو علم غیب حاصل تھا۔ آگے لکھتا ہے

جہاں علم غیب کی نفی وارد ہوئی ہے اس سے مراد صرف یہ ہے کہ یہ حضرات بالذات عالم الغیب نہیں بلکہ من جانب اللہ انکو غیب کا علم عطا ہوا (نہج البلاغہ ص 52)

معلوم ہو گیا بریلوی حضرات نے مسئلہ شیعہ حضرات سے لیا ہے۔

دلائل اہل بدعت

1)۔ قرآن پاک میں قرآن ہی کے متعلق ہے تبیانا لکل شئ۔

یعنی ہر شے کا اس میں مفصل بیان ہے الخ

الجواب نمبر 1)۔ آپ کا استدلال درست نہیں کیونکہ یہ قطعی الدلالۃ نہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ لفظ کل ہمیشہ عام ہو کر استعمال نہیں ہوتا بلکہ خاص معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

نمبر 2)۔ اگر واقعۃ قرآن ہر شے کا بیان ہے تو فقہاء کرام کو اجماع و قیاس واجتہاد کی کیا ضرورت پیش آئی۔

نمبر 3)۔ قرآن مقدس میں ہے لم نقصص علیک۔

یعنی بعض انبیاء کے قصے ہم نے آپ کو بیان نہیں کیے۔ کیا وہ ہر شے سے خارج ہیں یا داخل ہیں اگر داخل ہیں تو قرآن کی بات درست نہیں رہتی اور یہ بات سچی ہے تو کل شے سے مراد ہر ایک شے کا علم نہیں۔ تو پھر کل شی عام نہ رہا اسی طرح علم شعر اور ملکہ شعر گوئی اور علم غیر نافع کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ کل شے میں داخل ہیں یا نہیں اگر ہیں تو یہ علوم سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں اور اگر نہیں تو کل شئ عام نہ رہا بلکہ خاص ہو گیا۔

نمبر 4)۔ قرآن پاک میں علی کل جبل بھی ہے اور اس سے مراد چند پہاڑ ہیں نہ کہ سارے عالم کے۔

اوتیت من کل شئ بھی ہے اور اس سے مراد وہی سامان ہیں جو ان کے مناسب تھا۔ کیا ملکہ بلقیس کو نبوت و رسالت ملک سیلمان، مردانہ خصوصیات مثلاً داڑھی وغیرہ مل گئی تھی؟

اگر نہیں تو آپ کا اصول ٹوٹ گیا کہ لفظ کل عام ہی ہوتا ہے۔

نمبر 5)۔ اب مطلب سنئے کہ کل شے کا اس آیت میں مطلب ہے کہ قرآن پاک میں امور دین کی ہر ایسی چیز کا بیان کر دیا گیا جسکی لوگوں کو حاجت پڑتی ہے دیکھئے تفاسیر

نمبر 6)۔ یہی دلیل شیعہ حضرات نے اصول کافی ص 140 پر ائمہ کے علم ماکان ومایکون جاننے پر دی ہے تو پتہ چلا عقیدہ بھی انہی سے لیا دلائل بھی انہی سے۔

دلیل نمبر 2)۔ وعلم آدم الاسمآء کلھا۔ القرآن

جب آدم علیہ السلام کو تمام ناموں اور ہر شے کا علم دیا تو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطریق اولی ملا ہو گا۔

الجواب نمبر 1)۔ عقائد قیاس سے ثابت نہیں ہوتے۔

نمبر 2)۔ دلیل قطعی الدلالۃ نہیں کیونکہ ناموں کی بات ہے نہ کہ ہر ہر ذرے کا علم۔

نمبر 3)۔اگر سیدنا آدم علیہ السلام کو علم غیب مل چکا ہو تا شیطان کیسے آپ کو بھلا دیتا۔

نمبر 4)۔صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہر شے کے نام بتلا دیے گئے۔

دلیل نمبر3)۔عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا۔القرآن۔

اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کر تا سوائے پسندیدہ رسولوں کے۔تو معلوم ہوا کہ سب علم عطا فرما دیا۔

الجواب نمبر1)۔یہ قطعی الدلالۃ نہیں۔

نمبر 2)۔یہ آیت مکی ہے جب کہ آپ کے نزدیک ہر شے کا علم تو نزول قرآن پر مکمل ہوا دلیل پہلے کی دعوی بعد کا۔

نمبر 3)۔اسی آیت سے پہلے والی آیت میں علم قیامت سے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نفی فرمارہے تو یہ عموم آپ کا قرآن نے ہی توڑ دیا ہے۔

نمبر 4)۔اس سے مراد بعض غیب کی خبریں ہیں جس سے اہل السنۃ کو انکار نہیں۔

دلیل نمبر4)۔وماھو علی الغیب بضنین۔القرآن

آپ غیب بتانے پر بخیل نہیں۔معلوم ہوا کہ تمام غیب ہی جانتے ہیں۔

الجواب نمبر1)۔یہ آپ کے دعوی پر قطعی الدلالۃ نہیں ہے۔

نمبر 2)۔یہ آیت مکی ہے جو کہ آپ کے دعوی پر دلیل نہیں بن سکتی۔

نمبر 3)۔بعض مفسرین نے ھو سے مراد قرآن لیا ہے دیکھیے تفسیر عزیزی، تفسیر حقانی۔تو قطعی الدلالۃ نہیں لہذا اس مسئلہ میں مفید نہیں۔

نمبر 4)۔ابن کثیر میں ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا آپ اس قرآن کے سنانے پر بخل نہیں کرتے تھے۔

نمبر5)۔مقصد یہ ہے کہ جو اللہ تعالی نے آپ کو علم دیا آپ نے نہیں چھپایا بلکہ امت کو بتلا دیا ہے اور یہ علم وہی ہے جو آپکی شان کے لائق ہے۔

نمبر 6)۔بضنین کو بعض بظنین بھی پڑھا ہے جسکا معنی تفسیر عزیزی میں ہے اے لوگوں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاسکتے تو اتنی بڑی بات وحی غیب سے مراد پر کس طرح جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو۔معلوم ہوا کہ یہ بریلوی دعوی کیلئے قطعی الدلالۃ نہیں ہے اس لیے مفید نہیں۔

دلیل نمبر5)۔وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب۔القرآن۔

یعنی اللہ تعالی اپنے رسولوں کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

الجواب نمبر1)۔یہ آپ پر غزوہ احد میں نازل ہوئی اور آپ کا دعوی کلی کا،وفات سے کچھ پہلے پر ہے تو پہلے 3 ھجری میں دعوی کیسے ثابت کر رہے ہو

۔

نمبر 2)۔اس سے مفسرین نے بعض غیب کی بات کی ہے نہ کہ کلی وجمیع کی،اس سے بھی تمہارا دعوی ثابت نہیں ہوا۔

نمبر 3)۔یہ اطلاع علی الغیب ہے اس پر جھگڑا ہی نہیں۔جھگڑا تو علم غیب پر ہے۔

دلیل نمبر6)۔وعلمک مالم تکن تعلم۔القرآن۔

ماعام ہے وہی ہے جو لہ مافی السموت ومافی الارض میں ہے۔

الجوب نمبر1)۔یہ آیت تو4ہجری میں نازل ہوئی جو آپ کے دعوی کیلئے مفید نہیں۔کمامر

نمبر 2)۔اگر ماعام ہے تو یعلمکم مالم تکونوا تعلمون میں بھی عام ہوا۔پھر تو سب صحابہ کرام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم برابر ہوا۔اور عام لوگوں کو بھی فرمایا۔وعلمکم مالم تعلموا انتم ولا آباؤکم۔پھر تو سب ہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر علم والے جا ٹھہرے۔

اگر ماوہی ہے جو لہ مافی السموت میں ہے تو پھر تم نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کر دیا خدا کے۔حالانکہ خدا کی مثال تو لانی ہی نہیں چاہیئے

مخلوق کیلئے۔

نمبر 3)۔بعضوں نے اس سے مراد علم غیب لیا ہے مگر قیل کے ساتھ جو ضعیف کی طرف اشارہ ہے۔

نمبر 4)۔اس سے مراد قرآن وسنت کا علم اور بعض امور غیبہ اور مخفی کئی اشیاء کا آپ علیہ السلام کو علم عطا کیا گیا۔تو اس سے آپ کا دعوی ثابت نہیں

نمبر 5)۔اس آیت کی مختلف تفسریں ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ قطعی الدالالۃ نہیں۔

دلیل نمبر7)۔علمہ البیان۔القرآن۔

آپ کوماکان ومایکون کا علم دیا۔

الجواب نمبر1)۔اول تو یہ قطعی الدلالۃ نہیں۔

نمبر 2)۔یہ آیت مکی ہے جو آپ کو مفید نہیں۔کمامر

نمبر 3)۔کئی حضرات نے جنس انسان مراد لیے ہیں نہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد لیے ہیں جیسے جلالین وغیرہ

نمبر4)۔اگر آپ کی بات درست ہو تو تب بھی مراد اس میں سے جمیع ماکان ومایکون نہیں۔بلکہ آپ علیہ السلام نے ہونے والی اور گذری ہوئی اخبار وواقعات میں سے کتنوں کو بیان کیا ہے۔مگر بریلوی مسلک اس سے ثابت نہیں ہوتا۔

نمبر 5)۔بریلوی مسلک کے معتمد علیہ بزرگ مولانا کرم دین دبیر فرماتے ہیں علم ماکان ومایکون خاصہ ذات باری تعالی ہے۔

(آفتاب ہدایت ص185)

دلیل نمبر8)۔قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاماماترک شیاء یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ۔متفق علیہ۔

یعنی آپ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ہم میں کھڑے ہو کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان کر دیا کسی کو نہیں چھوڑا۔

ایک روایت یوں بھی ہے

فاخبرنابماھو کائن الی یوم القیامۃ۔

یعنی جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب بیان فرمادیا۔

(مسلم شریف)

الجواب نمبر1)۔یہ خبر واحد ہیں جو کہ عقیدہ کے اثبات میں مفید نہیں۔

نمبر 2)۔سیدنا حذیفہؓ سے پہلی روایت مروی ہے اور دوسری روایت کے الفاظ جیسی مسلم شریف میں ہے

فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماھو کائن الی ان تقوم الساعۃ۔

اور وہ خود ہی اس کی وضاحت فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات نہیں جو نہ پوچھی ہو یعنی جو باتیں وہ پوچھتے رہے آپ بتاتے رہے تو معلوم ہوا کہ اس سے مراد وہی باتیں ہیں جو انہوں نے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں تھیں اور وہ تھیں کیا؟

اسی روایت کے آخر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فتنوں کے بارے میں تھیں۔کیونکہ سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں میں وہ فتنہ نہیں پوچھ سکا جو اہل مدینہ کو مدینہ سے نکال دیا گیا۔پتہ چلتا ہے کہ وہ گفتگو فتنوں کے بارے میں تھی۔اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان فتنوں کی بھی کئی باتیں بیان نہیں فرمائی۔

نمبر 3)۔علامہ ابل خلدون کہتے ہین ان جیسی سب احادیث کا مطلب یہ کہ فتنوں اور علامات قیامت کو بیان کرتی ہیں۔

(مقدمہ ص333)

نمبر 4)۔کیا بریلوی کا ضمیر گوارا کرتا ہی کہ نبی پاک علیہ السلام نے ہر زمانے کے انسانوں کی تعداد،کافروں مسلمانوں،حیوانوں،جانوروں،چرند

،پرند، کیڑے، مکوڑے، سب کی گنتی، تفصیل، مکمل حالات بتائے ہوں۔

نمبر 5)۔ان احادیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے امور دین، کلیات دین اہم فتنے کئی واقعات وغیرہا بیان فرمائے ہوں اس سے بریلویوں کا دعوی ثابت نہیں۔

نمبر 6)۔ملا علی قاری فرماتے ہیں مراد دینی باتین اور وہ باتیں ہیں جو ضروری ہیں۔

(مرقاۃ)

دلیل نمبر9)۔اب تبارک وتعالی نے آپ علیہ السلام کی پشت پر دست وقدرت رکھا تو آپ فرماتے ہیں

فتجلی لی کل شیء۔

مجھ پر ہر شے روشن ہو گئی۔

الجواب نمبر1)۔یہ خبر واحد ہے جو عقائد میں مفید نہیں۔

نمبر 2)۔جتنے وقت تک آپ کی پشت مبارک پر دست قدرت رہا ہر شے آپ اجمالی صورت میں منکشف ہو گئی جب دست اٹھا کیا گیا تو وہ کیفیت بھی جاتی رہی۔

نمبر 3)۔کیا خدا تعالی کی حقیقت بھی آپ پر منکشف ہو گئی اگر نہیں تو عموم ٹوٹ گیا اگر ہاں تو اس پر دلیل چاہیے۔

نمبر 4)۔روایت کے آخر میں فعلمت مافی السموت والارض۔

وہ اشیاء جو آسمانوں اور زمینوں سے وراء ہیں وہ بھی اس سے خارج ہو گئی ہیں۔اور ما پر بحث پیچھے ہم کر چکے ہیں اور کل پر بھی پیچھے بحث ہو چکی ہے۔

دلیل نمبر10)۔ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوما القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ۔

یعنی میں دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اسے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتیلی کو۔

الجواب نمبر1)۔یہ روایت صحیح نہیں۔اسکی سند میں ضعف ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھیے ازالۃ الریب)535

نمبر 2)۔خبر واحد سے یہ عقیدہ ثابت نہیں ہو سکتا۔

نمبر 3)۔یہ قطعی الدلالۃ بھی نہیں کیونکہ ما عموم دونوں کیلئے ہو سکتا ہے۔

دلائل اہلسنۃ والجماعۃ دیوبند

اللہ کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار امور غیبیہ کی خبر دی ہے اور آپ علیہ السلام کو تمام کائنات سے زیادہ علم فرمایا ہے۔ مگر آپ علیہ السلام کے علم مبارک کا نام علم غیب رکھنا دلائل قطعیہ سے ثابت نہیں ہے۔

دلیل نمبر 1)۔ وماعلمنہ الشعر وماینبعی لہ۔ القرآن۔

یعنی اللہ پاک نے آپ کو شعر و شاعری کا علم نہیں دیا نہ ہی آپ کی شایان شان ہے۔

معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی کرنا سراسر غلط ہے۔

مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں آپ کو ملکہ شعر گوئی نہیں سکھایا گیا۔

(ملفوظات)

تب بھی ہمارا دعوی ثابت ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی ٹوٹ گیا

دلیل نمبر 2)۔ منھم من قصصنا علیک و منھم من لم نقصص علیک۔ القرآن۔

بعض انبیاء کے احوال ہم نے آپکو بتائے اور بعض کے نہیں بتائے۔

معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی غلط ہے۔

بعض بریلوی کہتے ہیں تعداد تو بتادی گئ تھی؟ تو ہم یہ کہتے ہیں تعداد بتانا اور بات ہے اور ان کے تفصیلی حالات بتانا اور بات ہے۔ تفصیلی حالات بتانے کا ذکر کسی دلیل سے ثابت نہیں اس لیے بریلوی دعوی علم غیب کلی کا ثابت نہ ہوا۔ علم غیب کا اس لیے کہ وہ صرف ذاتی علم کو کہتے ہیں چونکہ آپ کا علم تو خدا کی عطا تھا۔ اور کلی کا دعوی اس لیے ٹوٹا کہ یہ تفصیلی حالات سرکار کے علم سے خارج ہیں تو کلی کہنا بھی غلط ٹھہرا۔

دلیل نمبر 3)۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام۔ القرآن۔

بے شک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے الخ

تو ان پانچ چیزوں کا کلی علم صرف خدا کے پاس ہے ہاں اگر وہ کسی کو ان کی جزئیات کا علم دے دیں تو یہ بھی درست ہے۔

معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی غلط ٹھہرا۔

دلیل نمبر 4)۔ ومایدریک لعل الساعۃ تکون قریبا۔ القرآن۔

اور آپکو کس چیز نے بتایا کہ شاید وہ قیامت کی گھڑی قریب ہو۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ قیامت کا مقررہ وقت کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا یہ بھی علم غیب کلی کے دعوی کے خلاف ہے۔

دلیل نمبر 5)۔ قل لایعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ۔ القرآن۔
آپ فرمادیجیے کہ غیب کا علم نہیں رکھتا جو کوئی آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے مگر اللہ۔
معلوم ہوا کہ خدا کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں تو بریلوی دعوی ٹوٹ گیا۔ بریلوی حضرات ذاتی اور عطائی کا فرق کرکے کہہ دیتے ہیں کہ خدا کا علم غیب ذاتی اور آپ علیہ السلام کا علم غیب عطائی ہے تو ہم جوابا عرض کرتے ہیں نبی پاک علیہ السلام کا وجود مبارک بھی عطائی ہے اور آپ کی تمام صفات مبارکہ بھی تو عطائی ہیں جب ہیں ہی عطائی تو قرآن نے ذاتی کا انکار کیوں کرنا تھا یہ تو تحصیل حاصل ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ علم غیب ذاتی کو کہتے ہیں عطائی کو نہیں کیا بریلوی یوں کہیں گے آپ علیہ السلام چونکہ موجود تھے عطائی طور اس لیے کہہ دیا جائے آپ دنیا میں موجود نہیں تھے۔ اور اس سے مراد ذاتی لیا جائے؟
اسی طرح رسالت بھی تو عطائی ہے کیا رسالت کی نفی بھی کرسکتے ہو؟
اسی طرح سارا علم مبارک آپکا عطائی ہے کیا سارے علم کی نفی کرسکتے ہو؟
اسطرح قرآن پاک آپکو عطا ہوا کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپکو قرآن نہیں دیا گیا؟
اسی طرح ساری صفات میں سے ہر ایک کا نام لیکر کہا جاسکتا ہے؟
تو یہ بریلوی حضرات کا سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔
دلیل نمبر 6)۔ ما ادری مایفعل بی ولا بکم۔ القرآن۔
میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ یعنی میں تفصیلی احوال نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا؟
بریلوی حضرات یوں کہہ دیتے ہیں کہ لیغفر لک اللہ نے اسے منسوخ کردیا ہے تو جوابا عرض ہے کہ اگر اسے منسوخ مان لیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا علم نہ تھا۔ جو کہ غلط ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ خبر منسوخ نہیں ہوتی۔
دلیل نمبر 7)۔ لیس لک من الامر شیء اویتوب علیھم۔ القرآن۔
آپکا اس بارے میں کچھ اختیار نہیں کہ خدا کو معاف فرمائے یا عذاب دے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر دعائے ضرر فرمائی تھی۔ تو آپکو یہ بات فرمائی گئی اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ یوں کہا جائیگا تو آپ یہ فرماتے ہی ناں۔
معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی بالکل غلط ہے۔
دلیل نمبر 8)۔ پارہ نمبر 11 میں مسجد ضرار بتانے والے منافقین کا اور تمہارا کیا مقصد ہے تو اس نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میرا مقصد اس کی تعمیر سے صرف نیکی ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹا تھا۔ مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سچا سمجھ کر اسکی تصدیق فرمادی۔
(درمنثور ج3 ص276)
معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی غلط ہے کیونکہ قرآن مقدس نے آکر بتایا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ان کا مقصد ونیت درست نہیں۔ بلکہ مسلمانو ں کو تکلیف دینے اور پھوٹ ڈالنے کیلئے ہے۔
دلیل نمبر 9)۔ پارہ نمبر 28 میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ آپ کیوں حرام کرتے ہیں اس شیء کو جو اللہ نے آپ کیلئے حلال کی ہے۔ جب نبی پاک علیہ السلام نے شہد کو اپنے اوپر حرام کیا تو یوں آپ سے فرمایا گیا۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا تو آپ حرام ہی نہ فرماتے۔
دلیل نمبر 10)۔ صحاح ستہ میں روایت موجود ہے جیسے حدیث جبرئیل کہتے ہیں تقریبا دس صحابہ سے مروی ہے اس میں ہے نبی پاک علیہ السلام نے علم قیامت کے بارے میں فرمایا

ماالمسؤل عنھا باعلم من السائل۔

پوچھنے والا سائل سے زیادہ اس کے بارے میں نہیں جانتا یعنی میں اس کے وقت مقررہ کو نہیں جانتا۔ اسکا یہی ترجمہ، اشعۃ اللمعات، فتح الباری، عمدۃ القاری، قسطلانی، تحفۃ الباری، ابن کثیر، شرح مسلم، وغیرہ میں لکھا ہوا ہے۔

معلوم ہوا کہ علم غیب کلی کا دعوی بے بنیاد ہے اور ہمارا دعوی بفضلہ مبرھن وموضح ہے۔

دلیل نمبر 11)۔ نبی پاک علیہ السلام کے وفات سے ایک مہینہ قبل قیامت کے بارے میں پوچھ گیا تو ارشاد فرمایا تم مجھ سے قیامت کے وقت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اسکا علم تو خدا کے پاس ہے۔

(مشکوۃ ص480، مسلم ج2ص310)

اس سے ذاتی علم کی نفی کہہ کر جان بھی نہیں چھڑائی جاسکتی کیونکہ پوچھا تو مطلق علم کے بارے میں گیا تھا کہ آپ وقت مقررہ بتائیں جس سے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاعلمی فرمائی۔ تو علم غیب کلی کا دعوی نہ رہا۔

دلیل نمبر 12)۔ آپ علیہ السلام نے گواہ کے متعلق فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں شاید یہ ان امتوں میں سے جو مسخ کی گئی ہیں۔

(مسلم ج2ص151)

دلیل نمبر)13۔ شاید کہ میں تمھیں آئندہ سال نہ دیکھ سکوں۔

(مشکوۃ ج1ص23)

دلیل نمبر 14)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں گھر کی طرف جاتا ہوں اور اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ہوں کہ صدقے کی ہو تو اسے رکھ دیتا ہوں

(بخاری ج1ص328)

دلیل نمبر 15)۔ فتح خیبر کے موقع پر آپ علیہ السلام اور ساتھیوں کو دعوت میں یہودی عورت نے زہر دیا۔ مگر آپ علیہ السلام کو تو گوشت نے خود ہی بول کر بتادیا کہ مجھ میں زہر ہے۔ آپ نے ساتھیوں کو بھی روک دیا مگر ایک صحابی بشر بن براء نے کچھ کھالیا تھا وہ شہید ہوگئے۔ اور کچھ اثرات زہر کے آپ کے وجود مبارک میں بھی چلے گئے۔

(مشکوۃ ج2ص542)

آپ علیہ السلام نے فرمایا وفات کے وقت میں بھی اس زہر کے علاوہ کوئی اور سبب نہیں سمجھتا اس وقت میری رگ جاں کٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے

(مستدرک ج3ص219)

دلیل نمبر 16)۔ انی لا ادری مابقائی فیکم۔

(ترمذی ج2ص207، مشکوۃ ج2ص560، ابن ماجہ ص60)

میں نہیں جانتا کہ میں کب تک تم میں موجود ہوں۔

دلیل نمبر 17)۔ نبی پاک علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا پس اچانک میں موسی علیہ السلام کو دیکھوں گا وہ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہوں گے مجھے معلوم نہیں کہ انکو پہلے ہوش آگیا یا انکو طور کی بے ہوشی کے بدلے میں اس بے ہوشی سے محفوظ رکھا گیا۔

(بخاری ج1ص481، مسلم ج2ص267)

دلیل نمبر 18)۔ قیامت کے دن اللہ مجھے ایسی تعریفیں الہام کریگا جو مجھے اب معلوم نہیں۔

(بخاری ج2ص118)

دلیل نمبر19)۔متواتر حدیث میں ہے کہ آپ علیہ السلام سے کہا جائیگا

انک لاتدری مااحدثوابعدک۔

(بخاری ج2ص966)

دلیل نمبر20)۔ایک شخص نے آپ کے گھر کے سوراخ سے اندر جھانکا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں ضرور تیری آنکھ میں چوکا مارتا۔

(بخاری ج2ص922، مسلم ج2ص213)

فتاوی جات

1)۔فتاوی قاضی خان میں ہے

رجل تزوج امراۃ بغیر شہود فقال الرجل والمراۃ خدارا وپیغمبر راہ گواہ کردیم قالوا یکون کفرلانہ اعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ماکان لعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔

(فتاوی قاضی خان ج4ص469،468)

2)۔فتاوی بزازیہ میں بھی ہے اسی کے قریب ہے۔

(بحوالہ مجموعۃ الفتاوی علی مشن خلاصۃ الفتاوی ج4ص331)

3)۔خلاصۃ الفتاوی میں بھی اسی کے قریب ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی ج4ص385)

مالابدمنہ میں بھی اسی کے قریب ہے

4)۔علامہ لکھنوی ؒلکھتے ہیں اعتقاد اینکہ کسے غیر حق سبحانہ حاضروناظر وعالم خفی وجلی در ہر وقت وہر آن است اعتقاد شرک است۔

(مجموعۃ الفتاوی علی ھامشن خلاصۃ الفتاوی ج4ص331)

5)۔ذکر الحنفیۃ تصریحا بالکفر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لایعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ۔

(شرح فقہ اکبر ص151)

6)۔یہی بات مامرہ میں ہے۔

(ص198اصل تاسع)

7)۔مایرہ میں بھی ہے۔

(ص198اصل تاسع)

8)۔ملاعلی قاری لکھتے ہیں

ومن اعتقد تسویۃ علم اللہ ورسولہ یکفر اجماعا کمالایخفی۔

(موضوعات کبیر ص162)

9)۔مولانا احمد الدین بگوی لکھتے ہیں؛شرک فی العلم؛کوئی شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالی کے سوااسکی مخلوق میں کسی کو مطلق علم،عام اور ہر شے کا علم حاصل ہے اور حاضروناظر اور دور جگہ سے بھی علم رکھنے والا جانتا ہو اور اس اعتقاد کا اثر اس شخص کی باتوں سے بھی ظاہر ہو۔

(تذکار بگویہ ج1ص114)

کچھ دلائل بریلوی اکابر کے قلم سے

1)۔مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں جو علم عطا ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔

(جاءالحق ص97)

معلوم ہوا کہ علم غیب صرف خدا کے علم کو کہیں گے۔

2)۔پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے یا اللہ تعالی اس کا علم ضروری نبی کے اندر پیدا فرمادیتے ہیں یا نبی کی حس پر حوادث کا انکشاف فرمادیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں۔

(اعلاء کلمۃ اللہ ص114)

3)۔مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی لکھتے ہیں علم غیب خدا کی سوا کوئی نہیں جانتا اور رسول وہی غیب جانتے ہیں جو اللہ بتائے۔

(جاءالحق ص122)

4)۔بریلوی علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں اللہ تعالی کے غیر کیلئے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ علم کا تعلق ابتداء ہے تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گا لیکن جب اس کو مقید کیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اسکو اللہ تعالی نے غیب کی خبر دی ہے یا اس کو غیب پر مطلع فرمایا تو پھر اسمیں کوئی حرج نہیں۔

(نعمۃ الباری ج1ص273)

5)۔یہی لکھتے ہیں علامہ نووی،علامہ کرمانی،علامہ عسقلانی،علامہ عینیؒ،اور دیگر علماء نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو بہ تقاضا بشریت غیب کا علم نہیں تھا۔

(شرح مسلم م5ص108)

6)۔مولانا عبد الحی لکھنویؒ جنکو بریلوی اکابر اپنا عالم کہتے ہیں دیکھئے تنبیہات ص124،وہ لکھتے ہیں علم غیب صفت مختصہ ہے اللہ تعالی کی جیسا کہ کتب عقائد میں تصریح موجود ہے۔

(مجموعۃ الفتاوی ج1ص46ایچ ایم سعید)

7)۔عبد الحکیم شرف قادری لکھتے ہیں بغیر کسی شک وشبہ کے ہمارا پختہ عقیدہ یہ ہے کہ غیب کا علم اللہ کے ساتھ خاص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی دوسری مقبول ہستی کی زبان پر جس غیب کا اظہار ہوا ہے یا تو وحی کے ذریعے ہے یا الہام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی جتنی خبریں دی ہیں وہ اللہ تعالی کے بتانے سے اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی نبوت ورسالت کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

(نیازی۔اسلامی عقائد ص113 مصدقہ،شاہ احمد نورانی،عبد القیوم ہزاروی،عبد الستار سید احمد رضوی)

بشریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

چند تمہیدی باتیں

مولوی نقی علی خان صاحب لکھتے ہیں۔جو باتیں مجتہدین امت اور ائمہ ملت نے بعد ملاحظہ نصوص کتاب وسنت بکمال تحقیق ورد وکد،وبحث وتفتیش ورعایت وجہ ترجیح وتطبیق اور دفع تعارض ادلہ باوجود ان امور کے جو اس کام کیلئے ضرور ہیں ٹھہرادیں اور اشعریہ وماتریدیہ نے سلفا وخلفا معتبر رکھیں۔اور مابہ الامتیاز قرار دیں کہ یہ مذہب اہل سنت ہے اور خلاف اس کا بدعت۔باب عقائد میں کافی ہے اب اگر کوئی بد مذہب خلاف ان

کے بیان کرے اور براہ کج فہمی اور جہل مرکب کسی آیت، حدیث سے سند لائے قابل لحاظ نہیں اور نہ کسی بات کی عوام کو حاجت۔ علماء سے صرف اس قدر دریافت کریں کہ یہ عقیدہ صاف صریح کتب متداولہ اہل سنت میں مذکور ہے یا نہیں۔ اگر نشان دیں واجب التسلیم ہے اور جو تصریح نہ دکھا سکے اس کی بات پر اصلا اعتماد نہ کریں۔

(ھدایۃ البریہ ص58،59)

یعنی عقائد میں صرف یہ پوچھا جائے کہ اسلاف کی کتب متداولہ سے یہ عقائد دکھادیں۔ قرآن وسنت کو اس پر پیش کرنیکی ضرورت نہیں اگر دکھا دیں توفبھاونعمت۔ اور یہ بھی یاد رکھیں یہ سلف وخلف، نے بھی معتبر سمجھے ہوں ورنہ رد کر دیا جائے۔

ہم بھی اہل بدعت سے کہیں گے کہ کتب متداولہ سے سلف وخلف کا نظریہ اور عقیدہ دکھادیں کہ نبی پاک علیہ السلام انسان نہیں اور نور من نور اللہ ہیں

فاضل بریلوی کے فتاوی رضویہ میں لکھا ہے؛ محل بیان عقائد میں جو لکھا ہے وہ عقیدہ ہے یا جس پر صراحۃ اجماع ملت بتایا جائے یا اسے تصریحا عقیدہ اہلسنت کہا جائے یا اس کے خلاف کو مذہب گمراہ بتایا جائے۔

(فتاوی رضویہ ج9ص 91 قدیم)

فاضل بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں۔ عقیدہ وہ ہوتا ہے جو متون یا تراجم ابواب وفصول وفہرست وفذالک عقائد میں لکھتے ہیں وہی اہلسنت کا معتقدہ ہوتا ہے وہی خود ان کا معتمد ہوتا ہے ہنگام ذکر دلائل وابحاث ومناظرہ میں جو کچھ ضمنا لکھ جاتے ہیں اس پر نہ اعتماد نہ خود ان کا اعتقاد ہے۔

(کلیات مکاتیب رضا ص136)

لہذا بریلوی عقائد کے ثبوت کیلئے ایسی کتب کی طرف رخ کریں۔ بجائے قرآن وحدیث کی طرف رخ کرنے کے۔

2)۔ باقی شرائط پچھلے مسائل میں ذکر کی جاچکی ہیں۔

3)۔ بحث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر ہوگی نہ کہ آپکی روح مبارکہ پر اس لیے وہ دلائل پڑھے جائیں جو اس وجود مبارکہ سے متعلق ہوں۔

اس مسئلہ پر چونکہ بریلوی حضرات چونکہ بشر کہنے اور ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں اس لئے اس پر دلائل قطعیہ درکار ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے 1۔ مولوی عبدالرشید رضوی لکھتے ہیں اب جو نبی کو بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی۔ لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔

(رشد الایمان ص45)

2)۔ مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں قرآن پاک میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔

(خزائن العرفان ص5)

3)۔ مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی مثل عبدالرشید رضوی لکھا ہے دیکھیئے۔

(نور العرفان ص448،636)

4)۔ ایک جگہ یوں لکھتے ہیں۔ انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔

(تفسیر نعیمی ج1ص100)

اس طرح کئی دلائل دے جاسکتے ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ یہ بریلوی عقیدہ قطعی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام بشر نہیں ہیں اور صرف نور ہیں۔

بریلوی دعوی

نبی پاک علیہ السلام نور ہیں اور بشری لباس میں تشریف لائے۔اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس بشریت میں ماننا انکار بشریت ہے۔

تنقیحات

نمبر 1)۔لباس بشری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا آپ کی بشریت کی نفی ہے۔کیونکہ لباس بشریت تو وہ پہنے گا جو بشر نہیں ہو گا جیسے جبرائیل امین بشر نہیں تو انکو لباس بشر میں آنا پڑتا تھا۔تو وہ بشر نہیں تھے اس لیے تو لباس بشر میں تشریف لاتے اگر بشر ہوتے تو لباس بشریت میں آنیکی ضرورت ہی کیا تھی۔اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس بشریت میں ماننا انکار بشریت ہے۔کیونکہ بریلوی مسلک کے علامہ سعیدی لکھتے ہیں

بعض لوگ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپکی حقیقت نور ہے اور بشریت آپکی صفت یا آپ کا لباس۔

(تبیان القرآن ج2ص453)

معلوم ہو گیا کہ لباس بشریت کہنا انکار بشریت جا نکلتا ہے۔)بریلوی مسلک کی روشنی (اور بریلوی مشائخ وعلماء نے یوں بھی لکھا ہے۔

1)۔جو شخص انبیاء ورسل کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(انوار رضا ص148۔انوار کنز الایمان ص851۔جمال کرم ج1ص737)

2)۔اشرف جلالی کہتا ہے بشریت ہمارے نزدیک قطعی عقیدہ ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

(نورانیت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کیوں ص9)

3۔)مفتی صدیق ہزاروی لکھتا ہے انبیاء کرام بشر تھے اور ان کے بشر ہونے کا انکار کفر ہے۔

(عقائد وعبادات ص12)

تو بریلوی اپنی ہی اصول وتحقیق کی بنیاد پر کافر ٹھہرے۔

2)۔اگر بریلوی یوں کہیں کہ ہم آپکی بشریت کو مانتے ہیں اور اس دعوی سے اقرار بشریت ہو رہا ہے نہ کہ انکار۔تو پھر ہماری طرف سے عرض یہ ہے کہ آپ کے علماء نے یہ جو لکھا ہے انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔

(تفسیر نعیمی ج1ص100 مکتبہ اسلامیہ)

اور یہ جو لکھا ہے کہ جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر)ابولبشر (سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس ومطہر ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح ہے

(انوار قمریہ ص94)

اور یہی بات مولوی عبد المجید خان سعیدی نے مصلحانہ کاوش میں بھی نقل کی ہے تو آپ اگر مانتے ہیں پھر بھی بے ایمان ٹھہرے۔

3)۔کیا آپ کو بشر کہا جاسکتا ہے تو بریلوی اس دعوی کی بنیاد پر جھٹ سے کہہ دیں گے نہیں کیوں؟تو وہ جواب میں کہیں گے کہ کسی شے کا ہونا اور بات ہے اور اس پر کسی شے کا اطلاق نہ ہونا اور بات ہے مثلا اللہ تعالی کائنات کی ہر شے کا خالق ہے یہاں تک کہ خنزیر کتے بلے الخ۔

(ابلیس تا دیوبند ص46رسائل اولیہ ج5)

اشرف جلالی صاحب کہتے ہیں کوئی لفظ ہوتا ہے لیکن بولا نہیں جاتا کیا یہ سب کا عقیدہ نہیں کہ خنزیر کا خالق بھی اللہ ہے۔

(مفہوم قرآن بدلنے کی واردات ص187)

یہ بات جلالی صاحب نے بشر کہنے پر کہی ہے تو جب اتنی رذائل چیزوں سے تشبیہ دی جائے تو اس پر فتوی بھی تو ہونا چاہیئے تو مولوی حشمت علی کی کتاب الصوم الہندیہ میں ہے

جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کو تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین و تنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔

(الصوم الہندیہ ص7)

اور مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنا ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔

(نور لعرفان ص345)

اور مفتی حنیف قریشی کہتا ہے جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اسکی توہین ہے۔

(مناظرہ گستاخ کون ص54)

تو بریلوی اپنے ہی اصول سے کافر ٹھہرے۔

4)۔اسی دعوی کے مطابق آپ علیہ السلام کا مادہ خلقت کیا ہے ؟اگر بریلوی کہیں کہ مادہ خلقت مٹی ہے نور نہیں تو پھر دعوی ٹھیک نہیں کہ کیوں کہ جس کا مادہ خلقت مٹی ہو وہ لباس بشریت میں نہیں ہوتا بلکہ حقیقی بشر ہوتا ہے۔اور اگر کہیں کہ مادہ خلقت مٹی نہیں نور ہے تو یہ صراحۃ فاضل بریلوی کے خلاف ہے کیونکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے اسی میں دفن ہونگے۔

(فتاوی افریقہ ص90)

اور یہ بھی بریلوی ضابطہ ہے کہ ؛جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے دیکھئے۔

(انوار شریعت ج1 ص140،الصوم الہندیہ ص138،فتاوی صدر لا فاضل1ص134)

تو اس اعتبار سے بھی بریلوی کافر ٹھہرے۔

5)۔یہ جو آپ نے اپنے دعوی میں لباس بشریت کی بات کی ہے کیا آپکو معلوم ہے کہ لباس انسانی اور لباس بشریت کی بات سب سے پہلے مشرکین مکہ نے کی تھی جیسا کہ بریلوی جید عالم لکھتے ہیں جب کفر نے دیکھا کہ ۔۔۔۔۔۔۔تو کہا اے لوگو محمد بشر ہر گز نہیں محمد کے روپ میں ہمارا خدا ہی ہمارے سامنے آگیا بلکہ یوں کہو کہ محمد دراصل خدا ہیں کالبدن انسانی میں ہمارے پاس آگئے ہیں جس نے بشری پیکر میں جلوہ نمائی کی جنھوں نے آدمی کا لباس اختیار کر کے ہماری زمین پر تشریف ارزانی کی ہے۔

(تحفظ عقائد اہل سنت ص681)

معلوم ہو گیا کہ لباس انسانی کا قول سب سے پہلے مشرکین مکہ نے کیا اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی یہ بات بھی کفر کی ہے خدا آپ علیہ السلام کی صورت میں انسانی لباس میں ظاہر ہوا اور ایہی بات بریلوی اکابرین بھی کہتے ہیں۔مثلا مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا
مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

(مواعظ نعیمیہ حصہ اول ص119 وعظ نمبر23)

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں

بجاتے تھے جوانی عبدہ کی بانسری ہر دم
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

(شہد سے میٹھا نام محمد ص205)

مولوی محمد یار فریدی لکھتے ہیں. حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے

جسے کہتے ہیں بندہ قل ہو اللہ بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی ص149)

تو معلوم ہوا کہ بریلوی حضرات مشرکین مکہ کے نقش قدم پر ہیں۔

نمبر 6)۔ معلوم ہو گیا کہ بریلویت بشریت کے منکر ہیں جو کہ اس دعوی سے بھی ثابت ہے اور در حقیقت یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا منکر ہونا ہے کیونکہ مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے تو یہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا انکار کرنا ہے۔

نمبر 7)۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بشر کا لفظ پسند فرمایا۔ خود بھی اپنے کو بشر کہا اور صحابہ کرامؓ میں سے بھی کتنوں نے

(دیکھیے ابو داؤد ج2 باب کتابۃ العلم)

تو جو اس لفظ کو ناپسند کرے وہ اپنی خیر منائے کیونکہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرنے والا کافر ہے۔

(غازی ممتاز حسین قادری ص291)

دلائل اہل بدعت

1)۔ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔ القرآن۔

الجواب نمبر 1۔ یہاں نور سے مراد نور ہدایت ہے جیسا کہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ سید نعیم الدین مراد آبادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت ہونیکی تصریح کی ہے زیر بحث آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سید عالم کو نور فرمایا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔

(تبیان القرآن ج3 ص139)

اور سعیدی نے اسی جلد میں لکھا ہے کہ اکثر مفسرین نے اس نور سے مراد نور ہدایت ہونا مراد لیا ہے۔

الجواب نمبر2)۔ بعضوں نے نور سے قرآن اور بعضوں نے اسلام مراد لیا ہے اور اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہدایت ہونا مراد لیا ہے اس لیے یہ آیت قطعی الدلالۃ نہیں ہے۔ جو آپ کے لئے مفید ہو۔ کیونکہ قطعی عقیدہ دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے۔

الجواب نمبر3)۔ قرآن مقدس میں کئی جگہ قرآن مقدس کو بھی نور کہا گیا ہے جیسا کہ

وانزلنا الیکم نورا مبینا). القرآن(

واتبعوا النور الذی انزلنا معہ). القرآن(

ولکن جعلناہ نورا نھدی بہ). القرآن(

فامنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا.) القرآن(

ان آیات میں قرآن مقدس کو بھی نور کہا گیا جو کہ یقینا ہدایت ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی نور ہیں مگر رضا خانی کہتے ہیں کہ جیسے جبرئیل علیہ السلام نور تھے ویسے ہی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ تو یہ قرآن نے بھی کہہ دیا کہ آپ علیہ السلام فرشتہ نہیں ہیں۔ اور بریلوی اکابر نے بھی لکھا ہے فرشتہ ہوتا آپ کی ہتک تھی

(مقیاس نور ص)304

تو جب فرشتہ ہونا ہتک تھی تو اس کی طرح ہونا بھی تو ہتک ہو گی لہذا آپ قرآن مقدس کی طرح نور ہدایت ہیں۔

نمبر 4)۔ آپ کے جسم مبارک کو نور ماننا اور بشر نہ ماننا یہ آپ کا کمال نہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اگر محض نور مانا جائے تو یہ آپکی شان و کمال کو گھٹانے والی بات ہے۔

نمبر 5)۔ اس آیت کی تفسیر میں کسی معتبر مفسر نے اگر بریلوی حضرات کا عوی لکھا ہو تو پیش کرو؟

دلیل نمبر 2)۔ اول ما خلق اللہ نوری یا جابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نور۔ الحدیث۔
الجواب نمبر 1)۔ یہ احادیث قطعی تو درکنار صحیح بھی نہیں ورنہ انکی اسناد پیش کر کے رواۃ کی توثیق پیش کی جائے؟
نمبر 2)۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں
اول ما خلق اللہ نوری وفی روایۃ روحی ومعناہما واحد الخ۔
(مرقات ج1 ص167)
تو معلوم ہوا کہ اس سے مراد صرف یہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو سب سے پہلے پیدا کیا گیا باقی من نورہ سے نور من نوراللہ ہونا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی کی طرف نسبت تعظیمی و تشریفی ہے۔ جیسا کہ بیت اللہ اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ میں نسبت تعظیم و تکریم کیلئے ہے۔
نمبر 3)۔ اس دلیل میں یہ تو کہیں بھی نہیں کہ آپ کا مادہ خلقت نور ہے اور بشریت صرف لباس ہے۔
نمبر 4)۔ سیدنا جابر کی روایت سے صرف نبی پاک علیہ السلام کا نور ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ساری کائنات کا نوری ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے یا تو سب کو نور مانو یا پھر نبی پاک علیہ السلام کا بھی جسم وجود کے اعتبار سے نور ہونا یعنی مادہ خلقت نور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اور پہلی حدیث کے آگے بھی بعض جگہ یوں ہے۔
المؤمنون من نوری۔
کہیں ہے۔
المؤمنون منی۔
اور کہیں ہے۔
ومن نوری خلق کل شیء۔
سب کا مقصد یہ ہے کہ مخلوق میرے نور سے بنی ہے تو کیا اسے ماننے کیلئے بریلوی تیار ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام کیطرح ساری مخلوق نور ہے؟
نمبر 5)۔ انا من اللہ والمؤمنون منی۔
کو محدثین نے موضوع من گھڑت قرار دیا ہے
قال العسقلانی
انہ کذب مختلف فیہ وقال زرکشی لایعرفہ وقال ابوتمیہ موضوع وقال السخاوی ہو عند الدیلمی بلا اسناد۔
(موضوعات کبیر ص40)
دعوی اہل سنت دیوبند
آپ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا مادہ خلقت مٹی ہے نور نہیں۔ اور نبی پاک علیہ السلام صفات کریمہ کے اعتبار سے نور علی نور ہیں۔
دلائل
دلیل نمبر 1)۔ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم۔ القرآن
یعنی جتنے بھی ہیں سب مرد ہیں۔
دلیل نمبر 2)۔ واذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من طین۔ القرآن
یعنی اللہ تعالی نے ملائکہ سے کہا میں مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں اور پیدا سیدنا آدم علیہ السلام کو کیا۔

دلیل نمبر3)۔ ھل کنت الابشر رسولا۔ القرآن

میں تو بشر رسول ہوں۔

دلیل نمبر4)۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس۔ القرآن

یعنی اللہ فرشتوں اور انسانوں سے رسول چن لیتا ہے۔

دلیل نمبر5)۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ القرآن

تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہی جیسا ہوں۔

دلیل نمبر6)۔ لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا۔ القرآن

اگر زمین میں فرشتے رہتے تو ہم فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتے۔

دلیل نمبر7)۔ اماں عائشہؓ فرماتی ہیں

کان بشرا من البشر۔

(شمائل ترمذی ص23 باب ماجاء فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری حدیث)

دلیل نمبر8)۔ سیدنا براءبن عازبؓ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا۔ شمائل ترمذی ص1۔ آپ میانے قد آدمی تھے۔

دلیل نمبر9)۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ۔

(بخاری ج1 ص520،519)

آپ نے کافر سے کہا کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے جو یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

دلیل نمبر10)۔ سیدنا جابرؓ نے فرمایا

قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مشکوۃ شریف ج2 ص563)

ہم صحابہ نے کہا رجل صالح سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دلیل نمبر)11۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں م۔ مجھے قریش نے روکا اور کہا

ورسول اللہ بشر یتکلم فی الغضب والرضا۔

(ابو داؤد ج2 ص۔۔ باب کتابۃ العلم)۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کلام فرماتے ہیں غصے اور خوشی میں۔

دلیل نمبر12)۔ فرشتہ کہتا ہے

ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد۔

(بخاری

ج1 ص184)

فرشتہ قبر میں سوال کرتا ہے کہ تو اس آدمی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

سنت اور بدعت

سب سے پہلے ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پیش کرتے ہیں جس میں بدعت اور اہل بدعت کی خوب مذمت فرمائی گئی ہے۔

1)۔وشر الامور محدثاتہاو کل بدعۃ ضلالۃ۔

(مسلم ج1ص285، مشکوۃ ج1ص27)

اور وہ کام برے ہیں جو نئے گھڑے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

2)۔ابی اللہ ان یقبل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعۃ۔

(ابن ماجہ ص6)

اللہ تعالی نے بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔ یہاں تک کہ بدعتی اپنی بدعت کو چھوڑ دے۔

3)۔من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

(مشکوۃ شریف ج1ص31)

جس نے کسی بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کو گرانے میں اسکی مدد کی۔

4)۔من احدث فی امر ناھذا مالیس منہ فھورد۔

(بخاری ج1ص371، مسلم ج2ص77)

جس نے ہمارے اس معاملہ یعنی دین میں وہ چیز ایجاد کی کو دین میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

5)۔حلت شفاعتی لامتی الا صاحب بدعۃ۔

(اعتصام ص75حدیث نمبر67)

ویشیر الی صحۃ المعنی فیہ۔

میری شفاعت سوائے بدعتی کے ساری امت کیلیئے ہو گی۔

6)۔کل عمل لیس علیہ امرنا فھورد۔

(بخاری فی خلق العباد، شاطبی ص68 نمبر58)

ہر وہ عمل جس پر ہماری مہر نہ ہو وہ مردود ہے۔

7)۔ستۃ العنھم لعنھم اللہ کل نبی مجاب الزائد فی دین اللہ۔

(ترمذی بحوالہ اعتصام شاطبی نمبر40ص47)

چھے آدمی ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور خدا بھی لعنت بھیجتا ہے ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے پہلا آدمی جو اللہ کے دین میں زیادتی کرنے والا ہو۔

8)۔الامر المفظع والحمل المضلع والشر الذی لاینقطع اظہار البدع۔

(کنز العمال ج1ص200 تالیفات اشرف9)

) 9اذارأیتم صاحب بدعۃ فاکفھروافی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولایجوز احد منھم علی الصراط ولکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب

(کنز العمال۔۔۔۔۔۔)

10)۔اہل البدعۃ شر الخلق والخلیفۃ

(اخرجہ ابو نعیم)

11)۔عبد اصحاب البدع کلاب النار۔

(رواہ ابو حاتم۔اصول الرشاد ص72)

)12۔سیکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم ببدع من الاحادیث لم تسمعوہ انتم ولا آباء کم فایاکم وایاھم لایفتنونکم۔

(اعتصام ص46)

بدعت اکابر امت کی نظر میں

)1سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں

کل بدعۃ ضلالۃ وان رآہا الناس حسنۃ۔

(کتاب الباعث ص75)

2)۔سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں

تبیض وجوہ اہل السنۃ و تسود وجوہ اہل البدعۃ۔

(اعتصام ص35)

3)۔سیدنا ابن مسعودؓ فرماتے ہیں

ایاکم ومحدثات الامور فان شر الامور محدثاتہا ان کل محدثۃ بدعۃ وفی لفظ غیر انکم ستحدثون ویحدث لکم فکل محدثۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ م فی النار کان ابن مسعودؓ یخطب بھذا کل خمیس۔

(اعتصام ص43)

القصد فی السنۃ خیر من الاجتھاد فی البدعۃ۔

(اعتصام ص51)

4)۔سیدنا حذیفہؓ اخوف ما اخاف علی الناس اثنان ان یوثروا مایرون علی مایعملون وان یضلو وھم لایشعرون قال سفیان وھو صاحب البدعۃ۔

(اعتصام ص49)

5)۔وعنہ ایضا انہ اخذ حجرین فوضع احدھما علی الآخر ثم قال لاصحابہ ھل ترون مابین ھذین الحجرین من النور قالوا یا اباعبد اللہ ما نری بینھما من النور الا قلیلا والذی نفسی بیدہ لتظھرن البدع حتی لایری من الحق الا قدر مابین ھذین الحجرین من النور واللہ لتفشون البدع حتی اذا ترک منھا شیء قالوا ترک السنۃ۔

(اعتصام ص50)

)6۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں

صاحب البدعۃ لایزداد اجتھادا، صیاما وصلوۃ الا ازداد من اللہ بعدا۔

(اعتصام ص52)

لا تجالس صاحب ھوی فیقذف فی قلبک ماتتبعہ فتھلک۔

(اعتصام ص 53)

7)۔ابو ادریس خولانی فرماتے ہیں

لان اری فی المسجد نارا لا استطیع اطفاءھا احب الی من ان ری فیہ بدعۃ لا استطیع تغیرھا۔

(اعتصام ص52)

8)۔ایوب سختیانی فرماتے ہیں

ماازداد صاحب بدعۃ اجتھادا الا ازداد من اللہ بعدا۔

(اعتصام ص 53)

9)۔ابو قلابہ فرماتے ہیں

ما ابتدع رجل بدعۃ الا استحل السیف۔

(اعتصام ص 53)

10)۔سفیان فرماتے ہیں

لا یستقیم قول الا بعمل ولا قول و عمل الا بنیۃ ولا قول ولا عمل ولا نیۃ الا موافقا للسنۃ۔

(اعتصام ص 53)

11)۔ابن سیرینؒ کے بارے میں آتا ہے

کان یری اسرع الناس ردۃ اہل الھواء۔

(اعتصام ص 53)

12)۔ھشام فرماتے ہیں

لا یقبل اللہ من صاحب بدعۃ صیاما ولا صلوۃ ولا حجا ولا جھادا ولا عمرۃ ولا صدقۃ ولا عتقا ولا صرفا ولا عدلا۔

(اعتصام ص54،53)

13)۔یحی بن کثیر کہتے ہیں

اذا لقیت صاحب بدعۃ فی طریق فخذ فی طریق آخر۔

(اعتصام ص54)

14)۔ابو عمر شیبانی فرماتے ہیں

یابی اللہ لصاحب بدعۃ بتوبۃ وما انتقل صاحب بدعۃ الا الی شر منہ۔

(اعتصام ص54)

15)۔مقاتل بن حیان فرماتے ہیں

اہل ھذہ الاھواء آفۃ امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

16)۔فضیل بن عیاض فرماتے ہیں

من جلس مع صاحب بدعۃ لم یعط الحکمۃ۔

(اعتصام ص57)

17)۔امام مالک فرماتے ہیں

من ابتدع فی الاسلام بدعۃ یراھا حسنۃ فقد زعم ان محمد اصلی اللہ علیہ وسلم خان االرسالۃ لان اللہ یقول؛الیوم اکملت لکم دینکم ؛ممالم یکن یومئذ دینا فلا یکون الیوم دینا۔

(اعتصام ص31)

18)۔امام شاطبی فرماتے ہیں

اجماع السلف الصالح من الصحابۃ والتابعین ومن یلیھم علی ذمھا۔

(اعتصاشاطبی ص88)

19)۔امام مالک فرماتے ہیں

من احدث فی ھذہ الامۃ شیاء لم یکن علیہ سلفھا فقد زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خان الدین۔

(اعتصام ص259)

20)۔امام اعظم فرماتے ہیں

المؤمن یدخل الجنۃ بالایمان ویعذب فی النار بالاحداث۔

(الامالی علی الفقہ الاکبر فصل نمبر 143 رضی اللہ عنھم ورحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

چند تمہیدی باتیں

1)۔اہل بدعت اپنی بدعات کو قرآن وسنت سے ثابت کرنیکی بجائے فقہ حنفی کے مفتی بہ مسائل سے ثابت کریں۔کیونکہ

1)۔مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتا ہے ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول وفعل اپنے لیے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے

2)۔ابوالبرکات قادری لکھتے ہیں۔مقلد کو یہ جائز نہیں کہ اپنے امام کی رائے کے خلاف قرآن عظم وحدیث شریف سے احکام شرعیہ خود نکال کر ان پر عمل کرنے لگے مقلدوں کیلئے یہی ضروری ہے کہ جس امام کی تقلید کر رہے ہیں اسی کے مذھب کا مفتی بہ قول معلوم کرکے اسی پر عمل کریں

۔

(رسائل ومناظرے ابوالبرکات ص634،635)

3)۔مولوی احمد رضاخان لکھتا ہے ہم مقلدوں کو جائز نہیں کہ حدیثوں پر عمل کرکے اشارے کی جرأت کریں۔

(فتاوی رضویہ ج27ص85)

4)۔مولوی عبد الغفور شرقپوری فرماتے ہیں۔فقہ حنفی کی کتابوں میں یہ مسئلہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ ذکر بالجہر جس کے باعث کسی نمازی یا سوتے یا مریض کی ایذا و تشویش ہو یا رِیا آنے کا اندیشہ ہو ناجائز ہے۔تو ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم اس کے خلاف یا مخالفت میں قرآن کریم کی آیات واحادیث مبارکہ سے استدلال واستنباط کریں نہ ہمارا یہ مذھب نہ ہم اس کے اہل فقہ کی کتابوں کو چھوڑ کر براہ راست قرآن وحدیث سے استدلال غیر مقلدانہ روش ہے۔

(نمازی کے پاس بآواز ذکر جائز ہے یا نہیں ص38)

دوسری جگہ لکھتے ہیں انہوں نے قرآن کریم کی آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ پیش کی ہے اس کے جواب میں تو اتناہی کہہ دینا کافی ہے کہ یہ حضرات مجتھد وغیر مقلد نہیں کہ قرآن وحدیث سے براہ راست استدلال کرسکیں بلکہ مقلد ہیں حنفی ہیں انہیں چاہیے کہ فقہ حنفی کی کتب سے

حوالہ پیش کریں۔

(نمازی کے پاس باآواز ذکر جائز ہے یا نہیں ص40)

یہ کتاب مندرجہ ذیل بریلوی اکابر کی مصدقہ ہے

1۔اشرف آصف جلالی 2۔سعید احمد اسعد 3۔مفتی احمد علی بریلوی 4۔ابوالخیر حیدرآبادی 5۔گل احمد عتیقی 6۔مفتی محمد خان 7۔غلام سرور قادری 8۔اشرف نقشبندی ناظم اعلی جامعہ صدیقہ رضویہ داروغے والا لاہور 9۔عبد اللطیف مجددی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور

مفتی احمد یار لکھتے ہیں ہمارے دلائل یہ روایتیں نہیں ہماری اصل دلیل تو امام اعظمؒ کا فرمان ہے۔

(جاء الحق ج2 ص91)

فالعبرۃ بما قالہ الاکثر۔

(فتاوی رضویہ قدیم ج4 ص29)

فاضل بریلوی لکھتے ہیں لا من المقررۃ عند المشائخ اختلف فی المسئلۃ فالعبرۃ بما قالہ الاکثر

ایک جگہ لکھتے ہیں خلاف مذہب بعض مشائخ مذہب کے قول پر عمل نہیں ہم نے العطایا النبویہ میں اسکی بہت سی نقول ذکر کیں۔

حلبی علی الدرباب صلوۃ الخوف میں ہے

لایعمل بہ لانہ قول البعض

اس پر عمل نہ کیا جائے کہ یہ بعض کا قول ہے۔

(فتاوی رضویہ ج4 ص75 قدیم)

معلوم ہوا بعض مشائخ فقہ حنفی کے اقوال پر اکثر اور جمہور کو ترجیح ہو گی۔

اصول نمبر 3)۔جس امر سے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بے عذر مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر شرعی ومشروع نہیں ہو سکتا۔

(فتاوی رضویہ ج4 ص69 قدیم)

اصول نمبر 4)۔فاضل بریلوی لکھتے ہیں۔جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوتا ہے وہی حق وباطل کے درمیان امتیاز ہے۔

(شمائم العنبر ص149)

اصول نمبر 5)۔فاضل بریلوی لکھتے ہیں

ان الخرقۃ التی یمسح بھا الوضوء بدعۃ محدثۃ یجب ان تکرہ لانھا لم تکن فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احد من الصحابۃ والتابعین قبل ذلک۔

(فتاوی رضویہ ج1 ص30 قدیم)

اگر بریلوی پہلے دو اصول نہیں مانتے تو غیر مقلد ہونے کا اقرار کریں تو پھر بقیہ شرائط کے مطابق گفتگو کر سکتے ہیں۔

اصول نمبر 6)۔جو کوئی امر مستحب پر جیسے نماز کے بعد داہنی طرف پھر کر بیٹھنا مستحب ہے اصرار کرے اور اس کو واجب سمجھے وہ بے شک شیطان سے گمراہی کا حصہ لینے والا ہے۔

(رسائل میلاد محبوب ص81،دین مصطفے ص372،رد سیف یمانی ص164)

محمود رضوی شیخ الحدیث دار العلوم حزب الاحناف لکھتے ہیں جو شخص کسی امر مستحب کو ضروری سمجھے اور رخصت پر عمل نہ کرے تو شیطان کا داؤ اس پر چل گیا۔کہ شیطان نے اسے گمراہ کر دیا۔آگے لکھتے ہیں جب کسی مستحب کو ضروری سمجھنے کا یہ حکم ہے تو اندازہ لگاؤ کسی بدعت یا مکروہ کو ضروری سمجھنے والے کا کیا حال ہو گا۔

(دین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ص372)

اصول نمبر7)۔جائز بات فتنے کی وجہ سے ناجائز ہو جاتی ہے۔

(فتاوی رضویہ ج11ص237)

اگر فتنے کا خوف ہو تو مستحب کام کو ترک کرنا ہو گا۔

(ذکر والی نعت خوانی از الیاس قادری ص19)

اور مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں غیر ضروری بات عبادات کو فسادات کی وجہ سے چھوڑ دینا چاہیئے۔

(نورالعرفان سورۃ انعام آیت نمبر109)

اصول نمبر7)۔عام دلیل سے خاص عبادت ثابت نہ ہو گی جیسے کوئی نماز کا حکم لیکر چھٹی نماز کا اضافہ کرنا چاہے یا درود شریف پڑھنے والی آیت لیکر اذان کے اندر درود شریف پڑھانا چاہے یا اذان واقامت کے فضائل لیکر جنازے کی نماز کیلئے اذان واقامت شروع کر دے یا عیدین کے موقع پر اذان واقامت شروع کر دے یا ذکر کے فضائل لیکر اس سے اذان سے پہلے یا اقامت سے پہلے افضل الذکر لا الہ الا اللہ شروع کر دے۔اسی طرح اذان کے فضائل سے قبر پر اذان اور درود شریف کے فضائل سے اذان کے ساتھ درود اور ذکر کے فضائل سے نماز کے بعد ذکر بالجہر اجتماعی صورت میں ثابت نہ ہو گا۔اور نہ ہی مصافحے کے فضائل سے نمازوں کے بعد مصافحہ ثابت ہو گا۔

اس اصول سے پہلے والے اصولوں سے معلوم ہو گیا کہ بریلوی حضرات اپنی بدعات کو واجب سمجھنے اور ان کے ساتھ واجب جیسا معاملہ کرنیکی وجہ سے شیطانی گمراہی سے حصہ پا چکے ہیں۔اگر بریلوی انہیں ضروری نہ سمجھتے تو نہ کرنے والوں سے مناظرے نہ کرتے اور نہ ہی انہیں برا بھلا کہتے سیجی ءبیانہ

اور اسی کے ساتھ یہ بھی یاد رکھیں کہ اصل اشیاء میں اباحت کی بات جب بریلوی پیش کرے اور اس سے کسی بدعت کو ثابت کرنا چاہیے تو یہ بات بھی اس سے منوالی جائے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وسنت اور فقہ حنفی وصحابہ کرام سے تو یہ ثابت نہیں جب بدعت پر اتفاق ہو گیا تو آگے جانیکی ضرورت ہی کیا ہے؟

اور دوسری بات یہ ہے۔اصل اشیاء میں اباحت ہے کا مطلب اشیاء ہے نہ کہ احکام اور تیسری بات یہ ہے اس سے ثابت کر کے آپ نے اسے مباح کیا اور مباح کا مطلب بہار شریف میں تو یوں ہے کہ جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی کرنے پر ثواب نہ ہو اور نہ کرنے پر گناہ نہ ہو۔تو اس جیسے فعل پر جھگڑا کیوں؟

یار لوگ جب ہر طرف سے مبہوت ہو جاتے ہیں تو پھر بدعت حسنہ کا سہارا لیتے ہیں تو ہم انکی خدمت میں یوں عرض کر دیتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا۔

کل بدعۃ ضلالۃ وان رآھا الناس حسنۃ۔

(کتاب الباعث للمحدث ابوشامہ شافعی ص75)

کہ ہر بدعت گمراہی ہوتی ہے چاہے لوگ اسے بدعت حسنہ کہیں۔

تو یار لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ جب سیدنا عمرؓ ان کے والد گرامی فرماتے ہیں۔نعمت البدعۃ ھذہ۔بخاری۔یعنی تراویح کی ایک جماعت کا قائم ہونا بدعت ہے اچھی۔تو ہم یوں عرض کر دیتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔

(ابن ماجہ ص5)

کہ میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھاموا۔تو معلوم ہو گیا کہ جیسے سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو جس پر

امت چلتی ہے سنت کہتے ہیں اسی طرح خلفاء راشدین کے اعمال مبارکہ کو بھی سنت کہیں گے

مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں اس حدیث میں خلفائے راشدین کے کاموں کو سنت کہا گیا اس کو پکڑنے کی تاکید فرمائی گئی جس سے معلوم ہوا کہ ان کے کام بدعت نہیں۔

(بدعت حسنہ کا ثبوت ص21)

آگے لکھتے ہیں۔ خلفائے راشدین کی سنت حقیقہ سنت نبوی ہے۔

(بدعت حسنۃ کا ثبوت ص23)

آگے لکھتے ہیں ایجادات صحابہ کرام کو سنت کہتے ہیں۔

(بدعت حسنہ کا ثبوت ص25)

مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں عرف عام میں ایجادات صحابہ کرام کو سنت صحابہ کہتے ہیں بدعت نہیں بولتے۔ جاء الحق ص216

تو معلوم ہو گیا کہ تراویح ایک جماعت سے قائم کروانا سنت تھا بدعت نہ تھا پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سیدنا عمرؓ نے کہا کیوں تو جوابا عرض ہے کہ ان کی پوری بات علامہ ابن رجب حنبلیؒ نے اور دیگر کئی حضرات نے نقل کی ہے کہ

ھذہ بدعۃ فنعمت البدعۃ ان کانت۔

(شیخ الاسلام ص429 جامع العلوم والحکم بحوالہ کتاب البدعۃ از طاہر القادری بریلوی)

یعنی اگر یہ بدعت ہوتی تو اچھی ہوتی۔ جب بدعت ہے ہی نہیں تو اچھی ہونے کا سوال ہی نہیں جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو کان بعدی نبی لکان عمر یا فرمایا لو عاش ابراھیم لکان نبیا

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا اور اگر ابراھیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔

نہ آپ علیہ السلام کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا تھا اور نہ ہی سیدنا عمر نبی بنے اور نہ ہی ابراھیم علیہ السلام زندہ رہے اور نہ ہی نبی بنے ایسے ہی سمجھے کہ نہ ہی سیدنا عمر کی جماعت واحد کی پابندی بدعت تھی اور نہ ہی حسنۃ ٹھہری بلکہ سنت ہی ہے۔

شاید کوئی یوں کہہ دے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من سن فی الاسلام حسنۃ فلہ اجرھا واجر ھا من عمل بھا الخ

یعنی جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اسکو اس جاری کرنے کا بھی اجر ملے گا اور اس پر جو عمل کرے گا اس کا بھی اجر ملیگا۔ تو ہم جوابا یہ کہیں گے ابن ماجہ شریف ص19 پر یہ روایت یوں ہے کہ

من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی۔

یعنی جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا تو میرے بعد مردہ ہو چکی تھی الخ

تو معلوم ہوا کہ اس کا مطلب بدعت کا ایجاد کرنا نہیں بلکہ سنت طیبہ کا زندہ کرنا مراد ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس فرمان ذیشان کا سبب صدقہ کی ترغیب دینا ہے کہ جو صدقہ میں پہل کریگا اپنا بھی اجر لیگا اور بعد والوں کے اجر کے برابر بھی اجر پائیگا۔

اسی طرح یار لوگ یوں بھی کہہ دیتے ہیں کہ حدیث ہے کہ جسکو مسلمان پسند کریں وہ خدا کے نزدیک بھی پسند ہے۔ لہذا بدعات کا ایجاد کرنا برا نہیں ۔ تو ہم جوابا عرض کرتے ہیں ہم مسلمان ان بدعات سے بچنا پسند کرتے ہیں لہذا ان سے بچنا ہی خدا کے ہاں بھی پسندیدہ ہے۔

ہم ان رضاخانی حضرات سے پوچھتے ہیں تمہارے ہی کچھ علماء کئی باتوں کو پسند کرتے ہیں مثلا لاؤڈ سپیکر پر جماعت کروانا مساجد میں ٹیلی ویژن رکھ کر

مدنی چینیل دکھانا سیاہ خضاب لگوانا وغیرہ بیسیوں کام ہیں جن پر آپ کے مسلک کے اکابر نے غلط ہونے کے فتوے لگائے اگر یہ اصول عام تھا تو تمہارا فتوی غلط اور اگر فتوی درست ہے تو پھر ہمارا فتوی بھی درست ہے یہاں مسلمانوں سے عام مسلمان مراد نہیں بلکہ صحابہ کرامؓ مراد ہیں اب مطلب یہ ہوا کہ جس کام کو صحابہ کرام اچھا سمجھیں وہ خدا کے ہاں بھی اچھا ہے ااور جس کو یہ لوگ برا سمجھیں وہ خدا کے ہاں بھی برا ہے وگرنہ ہر فرقہ جو دین اختیار کیے ہوئے ہے وہ اسکو اچھا ہی تو سمجھتا ہے کیا سب جنتی ہیں؟

اور پوری روایت اگر دیکھی جائے تو ہماری بات کی تصدیق ہو جاتی ہے کیونکہ روایت کے شروع میں تو سیدنا مسعودؓ نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ و سلم کا ذکر خیر کیا اور پھر صحابہ کرام کی تعریف کی اور تعریف میں یہ جملہ بھی فرمایا کہ

فماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن

جسکا معنی یقینا یہی بنتا ہے کہ یہ صحابہ کی جماعت جسکو اچھا سمجھے وہ عند اللہ اچھا ہی ہے۔

صاحب مجالس الابرار لکھتے ہیں اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے۔ جس بات کو صحابہؓ یا اہل اجتہاد عمدہ جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی عمدہ ہے اور جسکو صحابہ یا اہل اجتہاد قبیح سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی قبیح ہے۔ اور آگے لکھتے ہیں۔

اور ممکن ہے کہ اسلام استغراق حقیقی کیلئے ہو اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ جس بات کو تمام مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس بات میں ان میں اختلاف پڑے تو اب اس میں قرون ثلاثہ کا اعتبار ہو گا۔

(مجالس الابرار ص 131 مصدقہ شاہ عبد العزیز محدث دھلویؒ)

علامہ حلبیؒ نے بھی لکھا ہے جسکو صحابہ اور ہر زمانے کے اہل اجماع اچھا سمجھیں وہ اچھا ہے۔

(الرھص والوقص ص 65)

ظاہر ہے بریلوی اہل اجماع تو نہیں بقول فاضل بریلوی یہ تو بھولی بھیڑیں ہیں۔

(وصایا شریف)

بریلوی حضرات کا ایک وسوسہ اور ہے کہ جس سے قرآن وسنت منع کرے وہ ممنوع نہیں بلکہ وہ اختیار کر لینا کوئی حرج نہیں تو میں جوابا چند ایک باتیں ان کے سامنے رکھتا ہوں بھلا وہ بتائیں کہ کیا پروگرام ہے۔

مثلا آپ کہتے ہو کہ 1)۔ کھڑے ہو کر جنازہ کے بعد دعا کو ہم بھی منع کرتے ہیں۔

(جاء الحق ص 281)

اسکی ممانعت قرآن وسنت میں کہاں ہے؟

2)۔ عیدین میں اور جنازہ میں اذان واقامت کی ممانعت کہاں ہے؟

3)۔ ظہر کی نماز میں الصلوۃ خیر من النوم

4)۔ اذان میں حی علی خیر العمل ملانے کی ممانعت کہاں ہے؟

5)۔ اذان میں اللہ اکبر کے بعد جل جلالہ وعز شانہ بڑھانے؟

6)۔ اذان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کے بعد وحدہ لا شریک لہ بڑھانے کی ممانعت کہاں قرآن وسنت میں ہے؟

7)۔ اشھد ان محمد رسول اللہ کے بعد اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم بڑھانے کی ممانعت قرآن وسنت میں کہاں ہے؟

8)۔ اذان میں اشھد ان امیر المؤمنین وامام المتقین ابا بکر الصدیق خلیفۃ بلافصل کی ممانعت دکھائیں؟

9)۔ اسی طرح غائبانہ نماز جنازہ کی اور

10)۔ نماز مغرب میں اضافہ کی یا عصر کمی کی یا فجر کی رکعات کے بڑھانے کی یا کلمہ طیبہ میں خاتم النبیین لا نبی بعدی کا اضافہ کرنے کی یا اذان کے آخری کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بڑھانے کی اجازت بریلوی زعما دیں گے اگر نہیں تو کیوں یا تو قرآن و سنت سے منع دکھائیں؟

بریلوی زعماء سے چند سوال

1)۔ اگر اذان کے ساتھ صلوۃ و سلام پڑھنے سے منع نہیں کیا گیا تو اذان کے اندر بھی تو منع نہیں کیا گیا اسکو بڑھانے اور پڑھانے سے پھر آپ وہاں کیوں نہیں پڑھتے؟

2)۔ قبر پر اذان دینے سے اگر منع نہیں کیا گیا تو عیدین کے موقع پر بھی تو اذان سے منع نہیں کیا گیا پھر آپ وہاں کیوں نہیں دیتے؟

3)۔ اگر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے فرض نماز کے بعد منع نہیں تو اذان کے ساتھ آخر میں کلمہ مکمل کرنے سے بھی تو منع نہیں پھر آپ وہاں کیوں نہیں کرتے؟

القصہ قارئین گرامی قدر ہمیں تو انہیں اعمال پر اعتماد و یقین ہے جو سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ سے ثابت ہیں اور ہمیں وہی کافی ہیں۔

رضاخانیوں کا ایک اور وسوسہ

یار آپ ہمیں تو یہ کہتے ہیں کہ جو عمل و فعل قرون ثلاثہ مشہود لہا بالخیر میں نہ ہو وہ بدعت ہے تو یہ جو تمہارے تبلیغی اعمال یا صوفیانہ طور طریقے ہیں یہ بدعت نہیں۔

ہم جواب سے پہلے تمہید عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ایک ہوتا ہے علاج اور ایک ہوتا ثواب۔ ثواب کے کام کیلئے تو حکم ہے کہ پہلے دیکھو کہ ان حضرات نے کیا ہے یا نہیں۔ جیسا کہ الجنۃ لاہل النیۃ میں سیدنا علیؓ کا ارشاد گرامی ہے

وانی لاعلم ان اللہ لایثیب علی فعل حتی یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اویحث علیہ

یعنی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اللہ رب العزت اس وقت تک ثواب نہیں دیتا۔ جب تک وہ کام نبی پاک علیہ السلام نے نہ کیا ہو یا ترغیب نہ دی ہو معلوم ہوا کہ ثواب کیلئے اس دور میں دیکھنا چاہیئے کہ یہ کام ہوا ہے یا نہیں۔ اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کی بھی احادیث میں تاکید ہے تو خلاصہ یہ نکلا کہ ثواب کیلئے اگر کوئی کام کیا جائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر میں ہوا ہے یا نہیں؟

اور اگر علاج ہو تو یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ علاج کیلئے اجازت ہے کہ آدمی وہ چیز اختیار کر سکتا ہے جو قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر میں نہ ہو مثلا کوئی بیمار آدمی ہے وہ ڈاکٹر کے پاس گیا اس سے اسے انجکشن لگا دیا۔ مریض نے لگوا لیا اور یہ نہیں کہا کہ چونکہ یہ ان زمانوں میں جنکی نسبت خیر کا ارشاد آپ علیہ السلام کا ہے اس میں نہیں تھا اس لیے میں نہیں لگواتا۔ اور یہ بات صحابہ کرامؓ سے بھی نہیں ملتی ہے۔

مثلا سیدنا عمرؓ نے ابو بکر صدیقؓ سے آکر کہا کہ قرآن کو جمع کر کے اکھٹا لکھوا دیں۔ تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے کہا اے عمرؓ وہ کام کیوں کرنا چاہتے ہو جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا مگر جناب عمرؓ کی دلیل یہ تھی کہ اگر اسی طرح صحابہ کرام شہید ہوتے رہے جیسے جنگ یمامہ میں کئی سو قراء شہید ہو گئے ہیں تو بہت سا قرآن کا حصہ جو ان کے پاس لکھا ہوا ہو گا وہ ہمیں لکھا ہوا شاید کہیں اور سے نہ مل سکے تو بہت بڑا نقصان ہو جائے گا بالآخر سیدنا ابو بکر صدیقؓ تیار ہو گئے۔

یہ ہم نے واقعہ کا خلاصہ نقل کیا اصل روایات صحاح ستہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ معلوم ہو گیا اگر نقصان کا اندیشہ ہو یا بطور علاج ہو تو ایسے کام کو کرنے میں کوئی حرج نہیں جو اوپر سے ثابت نہ ہو۔

اب آیئے اصل بات کی طرف

۔ثواب اور ہے علاج اور ہے بریلوی اپنی بدعات کو ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور ہم جو کام کرتے ہیں بطور علاج کرتے ہیں۔مثلا تبلیغی اعمال یا تصوفانہ طرز کے اشعال گو اصولی طور پر تو پہلے دوروں میں نظر آتے ہیں مگر موجودہ ترتیب سے یہ کام ہونا بطور علاج ہیں اور امت کو نقصان سے بچانے کیلئے ہیں اور تجربہ شاہد ہے کہ ان کاموں سے امت کا بہت بڑا طبقہ نقصان سے بچ کر صحیح راہ راست پر آ چکا ہے۔

جب کہ بدعات ورسومات سے سوائے جھگڑے کے کچھ نہیں ملتا جیسے کہ میلاد شریف کے عنوان پر جھگڑوں کا ہونا مشہور ومعروف ہے اور اخبارات بھری پڑی ہیں۔

تقریبا تمام بدعات پر ہی جھگڑے،فسادات،ہوتے ہیں اور پیچھے ہم یہ اصول بریلوی حضرات کے گھر سے نقل کر آئے ہیں جو غیر ضروری عبادات فسادات کا سبب بنے اسے ترک کیا جائیگا تو ہم بریلوی حضرات سے التماس کرینگے کہ ان بدعات کو ترک کر کے امت کو لڑائی جھگڑے اور فساد سے بچائیں۔

اصل وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا گیا اور فاضل بریلوی جیسے آدمی کی تعلیمات کو دین کا درجہ دے دیا گیا۔اگر سیدنا حذیفہؓ کے اس فرمان عالیشان پر عمل رہتا کہ

کل عبادة لم یتعبد ھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تعبد وھا۔

(اعتصام ص307،کتاب الباعث ص70)

کہ جو عبادت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کی ہو تو تم بھی وہ عبادت نہ کرنا

اب بریلوی حضرات سے پوچھا جائے ختم کیا ہے وہ کہتے ہیں عبادت،گیارھویں شریف کیا ہے؟عبادت ہے۔قل خوانی کیا ہے؟عبادت ہے۔اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام،نماز کے بعد مروجہ ذکر بالجہر،اذان علی القبر،جنازے کے بعد دعاء مروج۔سب عبادات ہیں تو سمجھ کر کی جاتی ہیں تو پھر ہم یہی عرض کریں گے کہ چونکہ کہ تمہاری خود ساختہ بدعات صحابہ کرام نے نہیں کی لہذا انہیں ترک کردو۔

اور یار لوگ یہ بھی لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ یہ سب بدعات تو ہیں مگر حسنۃ لہذا انکو کرنے سے ثواب ہوتا ہے تو ہم اس کا وافی شافی جواب دے چکے ہیں۔سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ بدعت گمراہی ہی ہوتی ہے چاہے لوگ اسے بدعت حسنہ کہتے پھریں۔

لہذا خدارا انسانیت کو اپنی بدعات سے بچائیں اور انکو سنت طیبہ پر عمل کرنے دیں۔

ابھی ہم بدعت کی تعریف کی طرف آتے ہیں جو ان لوگوں نے اپنی کتب میں لکھی اور بدعات کو رد کرتے ہیں انہی کی تعریفوں کی روشنی میں

1)۔بریلویوں کا شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری لکھتا ہے۔اکابر علماء کے نزدیک بدعتی فقط گستاخان رسول اور گستاخان صحابہ ہیں۔

(کتاب البدعۃ ص101)

یہی قادری صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں

من احدث فی امر ناھذا یا کل محدثۃ بدعۃ۔

سے مراد دین میں ایسا تغیر یا تبدل ہو گا جس سے دین کے اصول یا اساس بدل جائیں ضروریات دین میں کمی یا اضافہ ہو جائے اور دین کی ہئیت بدل جائے۔

(کتاب البدعۃ ص80،81)

اس سے معلوم ہوا کہ بدعت کا مطلب ہے عقائد میں نئی چیزیں نکالنا جس سے ضروویات دین میں کمی بیشی ہو جس سے توہین رسالت توہین صحابہ ہو وہی بدعت ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ اہل بدعت نے جو علم غیب کلی کا عقیدہ تراشا اس سے بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین دے ادبی ہوتی ہے وہ اس

طرح کہ ہر شے کا علم کلی جب آپ نے مان لیا تو علم شعر گوئی و ملکہ شعر گوئی اور وہ علوم جن کے بارے میں نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔

اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع

ایسا علوم مان کر جو آپ کے لائق نہیں بے ادبی ہوئی نہ کہ عزت افزائی۔

اور اسی طرح ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر مان کر یہ بھی آپ نے مان لیا کہ تاریک راتوں میں تنہائی کے اندر چھپ کر جو کام کیے جاتے ہیں وہ بھی نگاہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہیں۔

(جاء الحق ص 72)

یعنی میاں بیوی چھپ کر جو کام کرتے ہیں یہ بھی نگاہ نبوت سے پوشیدہ نہیں عام آدمی بھی ایسی بات اپنے لیے بے عزتی سمجھتا ہے کیا یہ توہین نبوت نہ ہو گی؟

اس طرح آپ علیہ السلام کو تمام اختیارات سے متصف ماننے کا مطلب یہ ہے آپ کے شافع محشر ہونے کی نفی کی جائے جو کہ یقینا توہین ہے۔

اور اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بشریت کی نفی کر کے انسان نہ ماننا آپ کی شان کو گھٹانا ہے کیونکہ اشرف المخلوقات تو انسان ہے

اور اس طرح ان عقائد کی وجہ سے تکفیر صحابہ کرام تک کی بریلوی ناپاک و شرمناک فتوؤں سے ہوتی ہے۔

من شاء التفصیل فلیطالع ھناک.یبنتھا بالبسط والتفصیل لا جاحۃ التکرار فی ھذ المقام

معلوم ہوا طاہر یالقادری صاحب کے اصول سے بریلوی خود بدعتی ٹھہرے

2)۔ مولوی فیض احمد اویسی صاحب لکھتے ہیں

من احدث فی امر ناھذا مالیس منہ فھورد۔

کی تشریح کرتے ہوئے کہ حدیث بالا میں یا امر سے مراد دین ہے اور ما سے مراد اعمال ہیں اور لیس منہ سے مراد قرآن وحدیث کے مخالف کوئی دین میں ایسے عمل ایجاد کرے جو دین یعنی کتاب و سنت کے مخالف ہوں جس سے سنت اٹھ جاتی ہو۔

(بدعت حسنۃ کا ثبوت ص 11)

اس کے قریب قریب نقی علی خان صاحب فرماتے ہیں کہ حقیقت الامر یہ ہے کہ بدعت بمعنی دوم یعنی مخالف و مزاحم و مضاد سنت مطلقا گمراہی وضلالت اور یہی معنی اکثر احادیث میں مراد اور عید کہ احادیث میں وارد اسی معنی کے مناسب۔

(اصول الرشاد ص 88)

یعنی بدعت وہ ہے جو سنت کے مخالف ہو اور جس سے سنت میں تغیر پیدا ہو اور جو سنت کے متصادم ہو اور یا جس سے سنت اٹھ جائے

تو دیکھئے کہ امام شاطبیؒ فرماتے ہیں سنتیں مردہ ہو جاتی ہیں جب بدعت شروع کی جاتی ہیں اور جب سنتیں مردہ ہو جائیں تو اسلام گر جاتا ہے۔

آگے لکھتے ہیں۔ جس نے ایک بدعت پر عمل کیا اس نے اس موقع کی سنت کو ترک کر دیا۔

(اعتصام ص 21]

اور یہ بھی ابو ادریس خولانی سے منتقول ہے کہ امت جب بدعت اختیار کرتی ہے تو ان سے اس موقع کی سنت اٹھالی جاتی ہے۔

]اعتصام ص 19)

اور تقریبا یہی بات حسان بن عطیہ تابعی سے بھی منقول ہے۔

(اعتصام ص 19)

تو پتہ چلا کہ ہر بدعت کسی نہ کسی سنت کی رافع ہے۔

اور مزید سمجھنے کیلئے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اکسیر رہیگا کہ کوئی قوم بدعت ایجاد نہیں کرے گی مگر اسی مقدار میں سنت ان سے اٹھالی جائے گی پس سنت کو مضبوطی سے پکڑنا بدعت کے ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

(مشکوۃ شریف ج1ص31)

شیخ عبدالحق محدث دھلوی آخری جملہ کی تشریح میں فرماتے ہیں چاھے بدعت حسنۃ ہی کیوں نہ ہو۔

دیکھئے اشعۃ اللمعات

معلوم ہو گیا کہ بدعت سنت کی رافع ہے۔

اچھا اب آگے آیئے بریلوی حضرات نے کہا کہ سنت سے متصادم ہو تو بدعت ضلالۃ ورنہ نہیں، تو دیکھئے کہ بریلوی حضرات نماز جنازہ پڑھنے کے متصل بعد اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی دعا منقول نہیں بلکہ بریلوی مسلک کے ترجمان مولوی اقبال احمد فاروقی نے کتاب شائع کی روضۃ القیومیہ اسکی ج1ص449 پر یوں لکھا ہے۔ مجدد الف ثانیؒ کی نماز جنازہ کے بعد دعا کیلئے توقف نہ کیا۔کیونکہ سنت نبویہ بھی اسکی تقاضا نہیں کرتی۔ تو معلوم ہو گیا کہ یہاں دعا نہ مانگنا سنت تھا۔ اب جب مانگ لی گئ تو وہ سنت تو اٹھ گئی۔

اسی طرح دیکھئے اذان سے قبل وبعد صلوۃ وسلام کا اضافہ کرنا فاضل بریلوی اپنی قلم سے اقرار کر رہا ہے کہ 781ھ میں شروع ہوئی اور ہماری تحقیق یہ ہے۔ مولوی احمد رضا خان نے صلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ شروع کرائی ہے چلو اس کی مان لیتے ہیں اس سے بھی تو معلوم ہو گیا کہ نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مبارکہ میں نہ تھی تو گویا یوں کہیے کہ اس موقع پر نہ پڑھنا سنت تھا جب پڑھ لی گئ تو سنت اٹھ گئ۔

اسی طرح قبر پر اذان ہمارا بریلوی حضرات سے سوال ہے کہ کسی حدیث کی کتاب کی نشاندھی کریں کہ نبی پاک علیہ السلام نے یہ اذان دلوائی ہو؟ اور بریلوی بھی اسے بدعت حسنۃ مان کر یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ نبی پاک علیہ السلام نے نہیں دلوائی ورنہ بدعت حسنۃ نہ کہتے۔ اور جب اذان دیدی گئی تو یہ اس بات کی دلیل ہے نہ دینے والی سنت اٹھ گئی۔

شاید اہل بدعت سمجھتے ہیں کہ سنت صرف کرنے کے کاموں میں ہوتی ہے۔ اللہ کے بندوں جیسے کرنے کے کاموں میں ہوتی ہے ویسے نہ کرنے کے کاموں میں بھی ہوتی ہے یعنی جو کام نہیں کیے گیے انکو نہ کیا جائے۔ اس پر بے شمار دلائل ہیں۔

1)۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں اتباع جیسا کہ فعل میں ہوتی ہے ویسے ہی ترک میں بھی ہوتی ہے پس جس نے اس فعل پر مواظبت اختیار کی جسکو شارع نے نہیں کیا وہ بدعتی ہے۔

(مرقاۃ ج1ص41 تحت حدیث انما الاعمال بالنیات)

2)۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی یہی بات لکھی ہے اسی حدیث کے تحت۔

(اشعۃ اللمعات ج1ص36)

3)۔ صاحب مظاہر حق لکھتے ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہوئے فعل کو اتباع کرنا اطاعت رسول ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری ہے کہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہ کیا ہو اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اور چاہیئے کہ اس پر دوام اصرار نہ کیا جائے جو شارع سے ثابت نہیں۔

(مظاہر حق ج1ص77)

4)۔ علامہ کاسانی رات کے وقت ایک سلام سے آٹھ رکعات نوافل سے زیادہ پڑھنے اور دن کے وقت ایک سلام سے چار رکعات نوافل سے زیادہ پڑھنے کے مکروہ ہونیکی وجہ یہ لکھتے ہیں یہ مکروہ ہے اس لیے کہ یہ زیادتی نبی پاک علیہ السلام سے مروی نہیں ہے۔

(بدائع وصنائع ج1ص295)

5)۔صاحب ہدایہ مکروہ ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام نے اس سے زیادہ نہیں پڑھے اگر کراہت نہ ہوتی تو نبی پاک علیہ السلام زیادہ پڑھ لیتے جواز کی تعلیم دینے کیلئے۔

]ہدایہ ج1ص127)

6)۔ابن نجیم مصری کے بھائی بھی یہی وجہ لکھتے ہیں۔

(النھر الفائق ج1ص297)

7)۔شرح وقایہ کے حاشیہ ص104 پر بھی یہی بات تقریبا لکھی ہے

8)۔صاحب ہدایہ لکھتے ہیں طلوع فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے اور نوافل پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ نبی پاک علیہ السلام نے باوجود نماز کی چاہت کے ان کے علاوہ اور رکعات نہیں پڑھیں۔

(ہدایہ ج1ص70)

9)۔علامہ شامی لکھتے ہیں نبی پاک علیہ السلام کا کسی کام کو نہ کرنا یہ کراہت کی دلیل ہے۔

(فتاوی شامی باب العیدین)

10)۔شیخ جیلانیؒ فرماتے ہیں جب قرآن بھی ایک شے بیان نہ کرے اور سنت سے بھی مروی نہ ہو اور صحابہ کرام کا زمانہ بھی اس سے خالی ہو اور ان میں سے بھی اس کے متعلق ارشاد نہ ملتا ہو پس اس کے بارے میں کلام کرنا بدعت وحدث ہے۔

(غنیۃ الطالبین عربی ج1ص137 قدیمی کتب خانہ)

11)۔ایک جگہ عاشورہ کی بحث کرتے لکھتے اگر عاشورہ کے دن کو غم اور مصیبت کا دن بنانا جائز ہوتا تو صحابہ کرام اور تابعین عظام ضرور اسے بناتے (غنیۃ الطالبین ج2ص94)

12)۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں معلوم ہوا کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طرز عمل وعبادت سے نقل باجماعت ادا کرنے میں کوئی فضیلت وبرتری نہیں ہے۔

(ماثبت بالسنۃ ص201)

13)۔علامہ حلبی فرماتے ہیں۔صلوۃ رغائب کے مکروہ ہونیکی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز صحابہ کرام اور ان کے بعد ائمہ مجتھدین سے یہ منقول نہیں

(کبیری ص433)

14)۔فتاوی عالمگیری میں ہے۔سورۃ کافرون کا آخر تک بالجمع پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بدعت جو منقول نہیں صحابہ اور تابعین سے۔

(باب الکراہۃ ج4ص264)

15)۔امام شاطبیؒ کسی کام کے بدعت ہونیکی دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین سے ثابت نہیں۔

(اعتصام ص213)

16)۔امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں اہل سنت والجماعت ہر اس قول وفعل کو بدعت کہتے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو۔

(ابن کثیر ج4ص156)

17)۔امام مالک فرماتے ہیں جو صحابہ کرام کے دور میں دین نہ تھا آج دین نہیں بن سکتا۔

(اعتصام ص259)

18)۔علامہ طاہر پٹنی لکھتے ہیں بعض لوگوں کی عادت ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اس میں دعا کرتے ہیں اسکی

کوئی اصل نہیں بالکل اور یہ بات نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں اور یہ بات بدعت ہے۔

(تذکرہ الموضات ص53)

19)۔علامہ حلبی صاحب ملتقی الابحر لکھتے ہیں

فعلم ان کل بدعۃ فی العبادات الخاصۃ فھی مکروہۃ والا الخ۔

یعنی معلوم ہو گیا کہ ہر وہ بدعت جو خالص عبادات میں جاری کی جائیں وہ مکروہ ہے وگرنہ قرن اول اور وہ قرون جنکی نسبت نبی پاک علیہ السلام نے خیر کی گواھی دی ہے وہ اس سے خالی نہ ہوتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ بدعت سنت سے ٹکراتی ہے اور اسے اٹھاتی ہے اور ہر وہ بدعت جو سنت کو مٹائے وہ سیئہ ہوتی ہے۔

(الرھص والوقص لمستحل الرقص69)

20)۔ایک جگہ بدعت کی تعریف ومثال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں اسی طرح ہر اس کام کو بدعت کہا جائے گا جو کہ عبادات میں ایسا مخصوص طرز اختیار کیا جائے جو صحابہ کرام کے زمانے میں نہ تھا جیسے جنازے لے کے آگے آگے ذکر بالجہر کرنا۔

(الرھص والوقص لمستحل الرقص68،69)

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ علامہ شامیؒ لکھتے ہیں

ان البدعۃ مرادفۃ للمکروہ عند محمد۔

(شامی ج5 ص295 کتاب الخطر والاباحۃ)

یعنی بدعت مکروہ کا دوسرا نام ہے یعنی مترادف ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ مکروہ کا لفظ مطلق ہو تو اس سے مراد مکروہ تحریمی ہوتا ہے

تو معلوم ہو گیا کہ کسی بدعت کو ایجاد کرنا دافع سنت ہے اور اس موقع کی سنت کو مٹانا کیونکہ کسی کام کو نہ کرنا بھی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

تعریف نمبر3۔ مفتی عبد الحمید خان سعیدی لکھتے ہیں اہل سنت کے ہاں بدعت سیئہ کسی امر کی شرعی حثیت کو کو بدل کر اسے شریعت سمجھنے کا نام ہے

(مصباح سنت ج1 ص58 مصدقہ مولوی منظور احمد فیض)،

(مفتی اقبال سعیدی انوار العلوم ملتان)،

(عبد الحکیم شرف قادری صاحب،)

(مولوی فتح محمد صاحب مہتمم مدرسہ فتیحہ جلال پور پیر والا)،

(مولوی منشا تابش قصوری)،

یعنی جو چیز شریعت نے مباح قرار دی ہے اسے سنت وواجب وفرض سمجھنا بھی بدعت ہے اور حرام کہنا بھی بدعت ہے یہ ہے ان کے نزدیک بدعت کی تعریف۔

اب دیکھیے مروجہ دعا بعد جنازہ

1)۔مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں ابھی مرقاۃ سے گذرا کہ الہام زیادت مورث کراہت تنزیہہ ہے وبس جس کا حاصل خلاف اولی یعنی بہترین۔

(فتاوی رضویہ ج4 ص30 قدیم)

یعنی مروجہ دعا بعد نماز جنازہ۔ مکروہ تنزیہی خلاف اولی ہے۔

2)۔مفتی محمد امین والا مولوی سعید اسعد لکھتے ہیں دعا بعد جنازہ، ختمات مبارکہ، تیجا، ساتواں، چالیسواں، ششماہی، سالانہ عرس مبارک وغیرہا مباحات ہیں۔

(نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم ص3،4)

یعنی دعا بعد نماز جنازہ مباح ہے۔

3)۔مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں۔وہ تمام ماموربہ کے تحت میں داخل اور مستحب شرعی کی فرد ہے۔

(فتاوی رضویہ ج4ص30قدیم)

یعنی نماز جنازہ کے بعد دعا مستحب ہے۔

4)۔دعا بعد نماز جنازہ جائز بلکہ سنت ہے۔

(جاءالحق ص281از مفتی احمد یار نعیمی)

5)۔مولوی عمر اچھروی لکھتا ہے اس آیت کریمہ کی تمام تفاسیر سے ثابت ہوا کہ جب کسی نماز سے فارغ ہووے نماز جنازہ ہو یا اور تو نماز کے بعد وہیں ٹھہریں رہنا اور بحکم الہی دعا مانگنا ضروری ہوا۔

(مقیاس حنفیت ص533)

6)۔مولوی عنایت اللہ سانگلہ ہل والے نے دیوبندیوں کو چیلنج کرکے فرمایا اس دعا میں صرف ایک یا دو صحابی نہ تھے بلکہ ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے پھر کسی صحابی نے بھی دعا مانگنے سے انکار نہ کیا یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے۔

(مقالات شیر اہلسنت ص230)

یعنی اس پر صحابہ کا اجماع ہے مفتی اقتدار احمد کہتا ہے اجماع صحابہ کا انکار کفر ہے۔

(فتاوی نعیمیہ ج1ص13)

نہ مانگنے والوں پر حکم

1)۔مولوی عمر اچھروی لکھتا ہے جو نماز جنازہ کے بعد دعا سے روکتا ہے تو کیا اسکی سزا جو اللہ نے

سیدخلون جھنم داخرین

فرمائی ہے نہ دیگا؟

(مقیاس حنفیت ص530)

یعنی جو نماز جنازہ کے بعد مروجہ دعا سے روکتا ہے وہ جہنمی ہے

2)۔آگے کہتے ہیں۔تم نماز جنازہ کے بعد دعا کا انکار کرکے حنفی ہو یا معتزلی جو دعا سے روکے وہ تمام زمانے سے زیادہ احمق ہے۔

(مقیاس حنفیت ص537)

3)۔مولوی عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں مانعین یا تو دعا بعد نماز جنازہ کو اس آیت کے عموم میں شامل مان کر جائز تسلیم کریں یو پھر جہنم میں جانے کیلئے ہاتھ میں لوٹا بوریا بستر بغل میں دبالیں۔

(دعا بعد نماز جنازہ ص5)

4)۔اویسی صاحب لکھتے ہیں۔قیامت میں اللہ تعالی فرمائے گا اے دوزخیو دوزخ میں پڑے رہو اور مجھ سے کلام بھی نہ کرو کیونکہ ایک گروہ میرے بندوں میں سے دعا مانگتے تھے اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہمارا ارحم الراحمین ہے لیکن تم نے ان کا مذاق اڑایا۔دیکھتے

اس آیت میں کیسے صاف الفاظ میں دعامانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کا فرق بتایا گیا ہے جنازہ میں دعامانگنے یانہ مانگنے کا فیصلہ ناظرین خود فرمالیں

(دعابعد نماز جنازہ کا ثبوت ص3)

یعنی دعابعد از نماز جنازہ جو مروج ہے نہ مانگنے والا جہنمی ہے۔

ان باتوں سے معلوم ہو گیا کہ بریلوی نادان اسے مکروہ تنزیہی سے اٹھا کر فرض قطعی پر پہنچا چکے ہیں جو کہ یقینا انکے اصول سے بدعت سیئہ ٹھہرا۔

دوسری مثال

بریلوی حضرات بعض کتب فقہ سے یہ نقل کیا ہے کہ اذان میں بوقت استماع نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے۔ یہ بات تقریبا اس موضوع پر لکھی ہوئی سب کتب میں مل جائیگا۔

(احکام شریعت ص81)

پھر ترقی یوں کی کہ انجمن انوار قادریہ بریلوی کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے اس نے کئی کتابوں کو اپنے ادارہ سے چھپایا اور تقریبا ہر کتاب کے آخر کے ٹائٹل پر یوں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔

3)۔خواجہ قمر الدین سیالوی کہتے ہیں انگوٹھے چومنے سے منع کرنے والا دولت ایمان سے محروم ہے۔

(ملخصا فوز المقال ج4ص479[

4)۔مفتی امین فیصل آبادی لکھتا ہے۔جو مسلمان نام پاک سن کر انگوٹھے نہ چومے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اسے اسی بنا پر دوزخ میں بھیج دے

(البرھان ص484)

معلوم ہوا کہ بھی بدعت ہے ان کے اپنے اصول کی روشنی میں

تیسری مثال

جشن عید میلاد شریف کو دیکھیے

1)۔مولوی احمد رضا لکھتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح بلا حرج ہے آگے لکھتے ہیں مجلس میلاد مبارک وقیام وفاتحہ وسوم وغیرہ کئی مسائل وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔

(الامن والعلی ص176)

2)۔سنت الہیہ، سنت انبیاء، سنت ملائکہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(جاء الحق ص196)

3)۔انور ساطعہ میں ہے پس واجب کر دیا ہے اللہ تعالی نے فرحت ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(انوار ساطعہ ص551)

4)۔سید ارشد سعید کاظمی لکھتے ہیں۔جشن ولادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وجوب کو درجہ اس بنا پر حاصل ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنی نعمتوں کو یاد کرتے رہنے کو حکم دیا ہے۔

(میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص3)

5)۔یہ ان اچھے کاموں میں سے بدعت حسنۃ ہے جن کے کرنے والوں کو ثواب ملتا ہے۔

(عقائد ومسائل ص75عبد الحکیم شرف قادری، مفتی عبد القیوم ہزاروی)

6)۔تقریبا یہی بات فہارس فتاوی رضویہ ص739پر بھی موجود ہے کہ میلاد شریف منانا اور اس کیلئے لوگوں کو اجتماع بدعت حسنۃ ہے۔

7)۔ڈاکٹر انوار احمد بگوی لکھتے ہیں پاکستان بننے کے بعد میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آرائش چراغاں اور جلوس اب تو گویا اسلامی شوکت کا نشان اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو پیمانہ بن چلا ہے بعض طبقوں کے نزدیک یہ مظاہرہ کچھ اس طرح ہے جیسے نماز مسلمان اور کافر کے درمیان امتیاز ہے۔

(تذکار بگویہ ج2ص112)

8)۔ڈاکٹر اشرف جلالی کہتے ہیں محفل میلاد واجب ہو گئی ہے۔

(ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ص38)

9)۔فاضل بریلوی لکھتے ہیں سعودی وہابیوں نے اس مبارک محفل کو ختم کر دیا ہے۔

قاتلھم اللہ انی یوفکون۔

(آنا جانا نور کا ص20)

یہ بھی بریلوی اصول و قواعد سے بدعت ٹھہری۔

چوتھی مثال

اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام کا ملانا

فاضل بریلوی نے اسے احکام شریعت مسئلہ نمبر 39 ص133 پر بدعۃ حسنۃ یعنی بدعت حسنۃ نقل کیا ہے۔مولوی عطا محمد بندیالوی جو کہ استاذ البریلویہ ہیں لکھتے ہیں اذان سے قبل اور بعد درود وسلام جائز بلکہ واجب ہے۔

(قبل اور بعد از آذان درود شریف کا ثبوت ص57)

ایک جگہ لکھتے ہیں۔اذان سے قبل اور بعد درود شریف پڑھنا سنت الہیہ اور سنت ملائکہ ہے ج۔

(قبل اور بعد از آذان درود شریف کا ثبوت ص38)

معلوم ہوا کہ یہ بھی بدعت ہے۔اسی طرح تمام بدعات کی حیثیات کو بریلوی نے اپنی اس سطح سے بڑھا دیا ہے جو پہلی دفعہ بنائی تھی۔اور بقول بریلویہ یہی بدعت ہونے کی دلیل ہے۔